صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 02 اگست 2024ء بمطابق 26 محرم الحرام 1446 ہجری تین بجکر چھیالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا O يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا O وَّ سَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا O هُوَ الَّذِىۡ يُصَلِّىۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰٓـئِكَتُهٗ لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا O تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَرِيۡمًا O يٰۤـاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ۔

(ترجمہ): محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے اُن کا استقبال سلام سے ہوگا اور اُن کے لیے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ، ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اللہ کی اجازت سے اُس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔ بشارت دے دو اُن لوگوں کو جو (تم پر) ایمان لائے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں گیلری میں بیٹھے ہوئے National Assembly Youth Citizen Internship Program, 2024 کے نوجوان، بچوں، بچیوں کو اور ان کے ساتھ آئے ہوئے عہدیداران کو اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب، اسماعیل ہانیہ صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب دعا فرمائیں، جی اسماعیل ہانیہ صاحب کے لئے، ڈاکٹر امجد صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: عدنان خان، آج آپ کا کوئسچن تھا، کوئسچن نمبر 276، تو یہ ڈیپارٹمنٹ نے ریکویسٹ کی ہے کہ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے ڈیفر کر دیا جائے، آج چونکہ ہم نے اس پہ بھی بحث کرنی ہے جو حالات ہیں، سیکیورٹی کی سیچویشن ہے، احمد کنڈی صاحب کی ایڈجرنمنٹ موشن پر آج کا دن ہم نے مقرر کیا تھا تو پھر بات بھی ٹھیک طریقے سے نہیں ہو سکے گی، اس لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ آج کا ایجنڈا باقی کٹ رکھیں، اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں اگلی Sitting میں لے لیں گے۔ So the Questions No. 276, 225, 217, 215, 249، یہ ہاؤس سے لیں گے یا نہیں؟ ہاں، May be deferred. یہ سارے رہتے ہیں، مشتاق غنی صاحب کے بھی ہیں، So, the Questions No. 152, 153, 154, 155 by the honourable Member, Mushtaq Ahmad Ghani. Question No. 295 by Mr. Adnan Khan. Questions No. 196, 172, 173, 167 and 178 by Ahmad Kundi Sahib, these all Questions کو آج ڈیفر کرتے ہیں، ان کو Next session کے لئے، تاکہ Next rota day پہ ہم ان کو لے لیں گے کیونکہ آج پھر ڈسکشن نہیں ہو پائے گی کیونکہ کوئسچنز کے جوابات بھی بڑے Lengthy ہیں، ٹھیک ہے Next rota day پہ ان کو لے لیں گے، So, hence they are deferred.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب علی ہادی، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب گل ابراہیم خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب سجاد اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب فتح الملک ناصر، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ارشد ایوب خان، وزیر بلدیات، ایک یوم؛ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب اکرم خان درانی، ایم پی اے، باقی ماندہ اجلاس، دو اگست تا اختتام اجلاس؛ جناب احسان اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ارباب محمد عثمان خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ملک طارق اعوان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب عاقب اللہ خان، وزیر آبپاشی، ایک یوم؛ جناب محمد ظاہر خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب رنگیز احمد خان، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Item No. 7, 'Call Attention Notices': Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her call attention Notice No. 56, in the House. Ms. Shehla Bano, MPA, (not present it lapses).

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخواز کواۃ و عشر مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: 'Consideration': Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2024, in the House. The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa.

ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا رہ گیا کال اٹینشن، ٹھیک ہے۔

Ms. Rehana Ismail: I withdraw my all amendments in this Bill.

جناب سپیکر: Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی۔

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): شکریہ جناب سپیکر۔ I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat and Ushar (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi and Arbab Muhammad Usman Khan, MPAs, to please move their amendment in clause 6 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: سر، یہ Clause 6 withdraw کر رہا ہوں، میں Withdraw کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ارباب عثمان صاحب نہیں ہیں؟ اس کو ہم لے لیں کہ نہیں؟ ہاں، اس کو ہم لیں گے ناں۔

Now, the question before the House is that the original clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 6 stands part of the Bill. Clauses 7 to 10 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 7 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 7 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 7 to 10 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi and Arbab Muhammad Usman Khan, MPAs, to please move their amendment in clause 11 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: سر، یہ Clause 11 میں تقریباً کوئی Thirteen amendments ہیں، ان میں سے بس چند امنڈمنٹس صرف رکھنا چاہتا ہوں، باقی پھر Withdraw کرتا ہوں۔ ایک یہ شروع والی امنڈمنٹ ہے_

I beg to move that in clause-11, in the proposed section 12, in sub-section (3), in paragraph (c), after the word Chairman

یہ میں Withdraw کر رہا ہوں، یہ (3) Third number جو ہے ناں سر۔

جناب سپیکر: آپ First withdraw کر رہے ہیں؟

جناب احمد کنڈی: First withdraw کر رہاں ہوں سر، یہ Third، اس کو ذرا تھوڑا سا اگر لا منسٹر صاحب توجہ فرمائیں، I beg to move that clause-11, in the proposed section 12-----

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ Second amendment جو ہے وہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ کی ہے تو میں اس کو لے لوں Consideration میں، تو پھر اس کے بعد ان کو لے لیتے ہیں۔

Mr. Ahmad Kundi: Okay, Sir.

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہے ناں، ارباب عثمان صاحب تو نہیں ہیں ناں؟ ان کی Lapse ہو گئی، ٹھیک ہو گیا۔

Amendment is dropped. Second Amendment in Clause 11 of the Bill: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her amendment in clause 11 of the Bill. Ms. Rehana Ismail, MPA, please.

Ms. Rehana Ismail: Sir, I withdraw all the amendments in this Bill.

Mr. Speaker: Thank you. The amendment is dropped. Third Amendment in Clause 11 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi and Arbab Usman Khan, MPAs, to please move their amendments in clause 11 of the Bill. Mr. Ahmad Khan Kundi, MPA, please.

Mr.Ahmad Kundi: I beg to move that in clause 11, in the proposed section 12, in sub-section (3), after the existing paragraph (a), the following new paragraph (aa) may be inserted namely:-;

“(aa) one male and one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated by the Speaker;”

اس میں میری گزارش یہ ہے، یہ پورے صوبے پہ عشر کے اوپر ایک کونسل بنانا چاہتے ہیں، اس کونسل میں تمام سیکرٹری حضرات ہیں، چیئرمین ہیں، میری گزارش ہے، یہ میں نے اس دن بھی یہی کہا تھا کہ جو اپنے ہمارے الیکٹڈ لوگ ہیں، ان کو کم از کم ذمہ داریاں دیں اور وہ اختیار بھی ہم نے سپیکر کو دیا ہوا ہے جو کہ غیر جانبدار ہوتا ہے، وہ Nominate کریں، ایک میل اور ایک فیمیل ممبر کو، تاکہ ہمارے یہ پارلیمان کے لوگ بھی کم از کم، ان کو جب ذمہ داری دی جائے گی تو وہ صحیح سیکھیں گے بھی، اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں میرے خیال میں، گزارش یہ ہے، اس امنڈمنٹ کو Kindly seriously consider کیا جائے اور اس کو رکھا جائے، شکریہ۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر صاحب کی طرف سے جو Proposed amendment ہے، اس حوالے سے چونکہ اگر ہم اس میں Member of the Provincial Assembly کو Include کرتے ہیں تو اس میں مسئلہ یہ ہے کہ وہ Privilege آ جاتا ہے، چونکہ یہاں پہ Already معزز ممبر جو ہوتا ہے، ان کے لئے اسمبلی کے حوالے سے Special privileges available ہیں، چونکہ یہ کمیٹی میں As a Secretary / Special Secretary یا ڈسٹرکٹ لیول پہ بھی یہ آگے آ جائے گا، ان کا جو Proposed ہے تو ڈی سی Head کرتا ہے اس کمیٹی کو، ڈی سی کے Under پھر ایک ایم پی اے وہی Privilege کا ایشو آ جاتا ہے تو اس وجہ سے اس کو Disagree کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، یہ میں صرف اتنی گزارش کرتا چلوں، یہ پوری کونسل ہے، صوبے کے لیول پہ ہے، اس میں میں کہہ رہا ہوں، ڈی سی لیول کی یہ کمیٹی نہیں ہے، یہ آپ اگر دیکھ لیں کہ خیبر پختونخواز کواۃ اینڈ عشر کونسل Clause 12 میں، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ایک چیئرمین ہوگا، چھ میل ممبرز ہوں گے جن میں دو سکالرز ہوں گے، تین جو ہیں، وہ ویمن انہوں نے، Already آپ لوگوں نے رکھی ہوئی ہیں، تو میں کہتا ہوں، ویمن تین میں سے آپ ایک اپنے پارلیمان کو دے دیں، چھ آپ نے مرد رکھے ہوئے ہیں، ایک پارلیمان کو دے دیں، پارلیمان کے جب ان فورمز میں ہوں گے تو ذرا تھوڑی سی پارلیمان کی Oversight بھی اس پہ رہے گی، ہمارے فاضل ممبران کم از کم ان کو جب ذمہ داری دی جائے گی ان فورمز پہ، تو اس سے میرے خیال میں پارلیمان کی بھی نیک نامی ہوگی اور سپیکر صاحب کی بھی ہوگی کیونکہ یہ اختیار ہم نے سپیکر کو دیا ہوا ہے، کسی حکومت کو یا کسی کو نہیں دیا ہوا، یہ میری گزارش ہوگی دست بستہ، اگر یہ Kindly اس کو Seriously consider کر لیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، جناب سپیکر، پراونشل لیول پہ ہو سکتا ہے لیکن ڈسٹرکٹ لیول پہ بہت مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہ کمیٹی پھر ڈسٹرک لیول پہ ڈی سی Head کرتا ہے، وہ آگے جا کر تو ان کا کوسچن میرے خیال میں آنے والا ہے۔

جناب سپیکر: اس کو کون Head کرتا ہے؟

وزیر قانون: پراونشل لیول پہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ جو منسٹر انچارج ہوتے ہیں وہ Already Member of the Provincial Assembly ہوتے ہیں تو اس وجہ سے اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا ایک چیئرمین ہے، چیئرمین منسٹر انچارج ہیں، مشتاق احمد غنی صاحب کا مائیک On کر دیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، جیسے کنڈی صاحب نے کہا اور لاء منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب بھی دے دیا اس کا، میں یہ سمجھتا ہوں، پہلے تو یہ Decide ہو کہ اس کا چیئرپرسن کون ہوگا؟ اگر There is some bureaucrat or somebody else تو پھر ایم پی اے یا کوئی اس کے Under بٹھانا وہ ٹھیک نہیں ہوگا اور اگر منسٹر انچارج وہ اس کو Chair کر رہا ہے تو پھر Then there is no harm کہ آپ دو بندے اس میں Nominate کر لیں But other than Minister In Charge اگر کوئی اس کو Chair کرے گا، چیئرپرسن بنے گا تو پھر یہ ایک Complication پیدا ہو جائے گی، ہمارے ساتھ یونیورسٹیوں میں ایسا ہوا تھا کہ ہم نے سینڈیکیٹ کے اندر ایم پی ایز کو ڈالا ہوا تھا، وہاں VC اس کو Chair کرتا ہے تو ہمارے ایم پی ایز VC کے ساتھ، ان کے ڈی آئی خان سے وہ واقع ہے تو لڑائی ہو گئی، اس نے کہا میں Chair کروں گا، VC نے کہا نہیں یہ تو میرا Right ہے، اس لئے ایم پی اے چونکہ الیکٹڈ نمائندہ ہوتا ہے، یہ اگر اوپر بٹھا سکتا ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اوپر کوئی اور بیٹھے اور ایم پی اے اس کے Under آئے تو پھر یہ مناسب نہیں ہوگی امنڈمنٹ جو کنڈی صاحب نے پیش کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر محترم، اس کا چیئرمین کون ہوگا؟ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: خیبر پختونخوا زکواۃ اینڈ عشر کا جو ایکٹ ہے 2011ء، اس میں چیئرمین کی Definition دی گئی ہے، یہ چیئرمین جو ہے اگر آپ Clause 12 paragraph (4) میں دیکھیں:

(4) The Chairman and members at clause (b) and (c) of sub-section (3), shall be Muslims persons of not less than thirty five years of age and shall be bona fide residents of the Province and who shall be a graduate or hold a BS or its equivalent qualification and possess experience in.

مطلب یہ کوئی سیکرٹری وغیرہ نہیں ہوگا بلکہ Appointed by the Chief Minister ہوگا۔

وزیر قانون: Excuse me جناب سپیکر، اس میں جو چیئرمین ہوتے ہیں، پراونشل سطح پہ وہ بھی Nominated by the Chief Minister تو وہ Non elected بندے ہوتے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ اس کونسل میں ایک Non elected chairmanship کے Under ایک ایم پی اے کا بیٹھنا میرے خیال میں وہ نامناسب اس لئے ہے کہ ان کا اپنا ایک استحقاق ہے، Privilege ہے، اس کو Protected by the Act of the parliament، ایشو نہیں، پھر وہی Privilege یہاں پر آتا ہے کہ ایک چیئرمین جو Head کرتا ہے وہ Non elected ہو اور اس کمیٹی کے Under ایک الیکٹڈ بندہ ممبر ہو تو یہ میرے خیال میں نامناسب ہے اور Privilege کے بھی خلاف ہے۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر، میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ آخر ایک Elected Member کو چیئرمین بنانے میں حرج کیا ہے، اس پہ Bar کیا ہے؟ بیشک وہ چیف منسٹر صاحب اس کو اپوائنٹ کریں، مگر Concerned Minister بھی بن سکتے ہیں، ایم پی اے بھی بن سکتے ہیں، اس میں Bar کیا ہے، مجھے اس Bar کی سمجھ نہیں آرہی، کیوں نہیں بن سکتا؟

وزیر قانون: جناب سپیکر، وہ تو اس طرح ہے کہ ابھی جو چیئرمین ہے، یہاں پہ جو اس کی Requirements ہیں، وجہ یہ ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ ایم پی اے ہے، Non elected بندہ بھی ہو، یہاں پہ جو بات ہو رہی ہے، وہ ایک پراونشل ممبر کی Inclusion کی بات ہو رہی ہے، چونکہ اگر Non elected chair کر رہا ہو تو پھر میرے خیال میں یہ نامناسب ہے کہ وہاں پہ ایم پی اے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ Non elected Member chair کریں اس بورڈ کو؟

وزیر قانون: No، جو قانون کہتا ہے جناب سپیکر، وہ قانون کے مطابق ان کو چیف منسٹر صاحب Select کرینگے جو ان کی جو Required qualification ہے، اس کے مطابق اگر وہ Fall کرتا ہو۔

جناب سپیکر: کیا آپ کے پاس Unqualified MPAs ہیں، منیر حسین صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب منیر حسین: جناب سپیکر، شکریہ آپ کا۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جتنے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جتنی Nominations ہوتی ہیں وہ Unelected لوگوں سے ہوتی ہیں اور پھر بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ ایک ایم پی اے، ایک Unelected یا Nominated آدمی جیسے Chair کر رہا ہو، اس میٹنگ میں ایم پی اے کا بیٹھنا مناسب نہیں ہے، میری گزارش یہ ہے کہ جناب لاء منسٹر، اس پہ ایوان کو مطمئن کریں، آپ مطمئن کریں کہ وہ کونسی Hurdle ہے جس میں ایک الیکٹڈ آدمی چیئرمین کسی کونسل کا نہیں ہو سکتا اس ایکٹ میں؟ میں تائید کرتا ہوں اس بات کی کہ اس ایکٹ میں چیئرمین کے لئے ایم پی ایز میں سے الیکٹڈ آدمی ہونا چاہیئے اور اس کے ممبرز بھی (تالیاں) ممبرز بھی کم از کم الیکٹڈ لوگوں میں سے ہونے چاہئیں۔ مہربانی سر۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ ہے، ہمارے Constitution میں پہلے CCI ہوتی تھی، اس میں جب 18th Amendment سے پہلے CCI کو فیڈرل منسٹر Chair کرتا تھا اور اس کے ساتھ چیف منسٹرز بیٹھتے تھے، حالانکہ Privilege کے مطابق Chief Minister is higher than the Federal Government Minister، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، اس چیئرمین کو کون Enforce کر رہا ہے Suppose، کیونکہ اس کو Nominate کون کرے گا اس ایکٹ کے مطابق؟ میری امنڈمنٹ کے مطابق گورنمنٹ کو Nominate کرنا چاہیے، کیبنٹ اس کو بٹھاتی ہے اس منصب پہ تو وہ بھی ایک الیکٹڈ قسم کا ہو گیا کیونکہ کیبنٹ یا چیف منسٹر جب اس کو Nominate کرتا ہے تو ایسے سمجھیں کہ اس کو پورا ہاؤس یا حکومت اس کو Support کر رہی ہے، اس کو Nominate کر رہی ہے، تو یہ اس میں کوئی بھی عار نہیں ہے، اس طرح تو آپ ہر بندے کو محروم

کریں گے۔Alreadyایم پی ایز کو انہوں نے اس حالت پہ لے گیا ہے، ہم نے اتنا مطلب ہے اس کے Privilegeکو اتنا ان دس سالوں میں بے توقیر کر دیا گیا ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ ایم پی ایز کو توقیر دیں، ان کو عزت دیں، ان فوروموں میں ان سے کام لیں، ایک فوج ظفر موج ہمارے پاس ہے اور بڑے قابل لوگ ہیں، زنگ آلود ہوتے جارہے ہیں، خدارا ان سے کام لیں اور یہ ان حیلوں بہانوں پہ آپ ایم پی ایز کو Ignoreمت کریں اور اس چیئر مین کی جو آپ نے Requirementرکھی ہے، اس میں کوئی ایم پی اے بھی آسکتا ہے، Futuristic approach رکھیں، دل بڑا کریں یہ، حالانکہ میں امنڈمنٹ پہ بات زیادہ نہیں کرنا چاہ رہا تھا لیکن یہ چیز ایسی ہے جس کے اوپر Compromise نہیں ہو سکتا، اس ہاؤس کی، ان ممبران کی توقیر کا سوال ہے، اس لئے میں گزارش کرونگا، یہ پوری کونسل ہے، صوبے کے لئے بن رہی ہے اور میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں آپ 18th Amendmentاور 7th NFC Award دیکھ لیں جو کہ پارلیمان کے ممبران نے بنائے ہیں، آپ کے Law experts کے دماغ کام چھوڑ جاتے ہیں، جو چیز انہوں نے بنائی ہے، آپ کیوں نہیں ان پہ Depend کرتے، آپ کیوں نہیں ان سے کام لیتے ؟ یہ ایک نیا Trend آگیا ہے بیوروکریسی میں جو پارلیمان کے ممبر کو "جی نہیں نہیں، اس کو مت چھیڑیں"، یہ کوئی بہت ہی نالائق لوگ ہیں، خدارا ان سے کام لیں، ان کی Qualification آپ CVs نکال لیں، ہم یہ نہیں کہتے اپوزیشن سے لیں، بابا! حکومت سے لے لیں لیکن لیں پارلیمان کو۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے کہ یہ جو بات یہاں پہ ہو رہی ہے، یہ زکواۃ کے حوالے سے ہے، Government development fund بھی نہیں ہے، دوسرا کوئی فنڈ بھی نہیں ہے، زکواۃ کا فنڈ ہے، اس کے لئے ایک Qualified بندہ ہوتا ہے جو کہ ہو سکتا ہے، چیف منسٹر یا کیبنٹ اس کو ایک سکالر کو Nominate کر دیں، ہو سکتا ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: .Order in the House لائق خان، آپ بیٹھ جائیں، آپ سارے بھی، انور زیب خان، آپ بھی بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، آنریبل ممبرز کی سفارشات۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کونسے غیر۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

وزیر قانون: نہیں جناب سپیکر، اپوزیشن کی طرف سے جو بات کی گئی، میرے خیال میں وہ نامناسب ہے، میں نے Qualification کو بالکل کو ٹچ نہیں کیا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چار لاکھ کی آبادی یا حلقہ ایک ممبر کو Nominate کرتا ہے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ پلیز، سارے بیٹھ جائیں ناں۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، آپ پلیز، بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، ہم اس کو، یہ بہت لمبی ڈیبیٹ ہو گئی، Let the honourable Minister decide، گورنمنٹ کو کرنے دیں، آپ سب کی بات سامنے آگئی ہے ٹیبل پہ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! اگر ان کو یہ اعتراض تھا کہ چیئرمین Elected MPA ہونا چاہیے تو ان کے لئے یہ Proposed جمع کر دیتے، انہوں نے تو کوئی Proposed amendment file نہیں کی میرے خیال میں، یہاں پہ جو کو ٹچ ہو رہا ہے، جو بات ہو رہی ہے وہ اس حوالے سے ہو رہی ہے کہ Chairman is: who is nominated by the Chief Minister اور ان کے ساتھ جو کمیٹی ہوتی ہے پراونشل لیول پہ تو اس کونسل میں کنڈی صاحب کی یہ Proposed amendment ہے کہ اس میں ایک ممبر الیکٹ ہونا چاہیے۔ میرا جواب اس میں یہ تھا کہ چونکہ چیئرمین اس میں Non elected بھی ہو سکتا ہے تو اس وجہ سے آپ کونسل میں اگر ایک Elected MPA کو بیٹھاتے ہیں تو یہ Privilege جو ہے ان کا، میرے خیال میں اس کے لئے مناسب نہیں ہے، وہ Already covered ہے، Under the Privileges Act, 1988، تو اس وجہ سے میں نے اس کو Oppose کیا، باقی اگر آپ لوگ مناسب سمجھتے ہیں تو میرا کوئی اعتراض نہیں ہے، جو ایم پی اے صاحب اس کونسل میں بیٹھنا چاہتے ہیں Non elected Chair کے آگے تو بالکل، So، بسم اللہ۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب کا مائیک On کر دیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: تجویز میں یہ دینا چاہتا ہوں کہ اس کے اندر جو Qualification لکھی ہوئی ہے وہ رہے، یعنی He should be graduate اور یہ کسی بیوروکریٹ کو Adjust کرنے کے لئے یہ امنڈمنٹ لائی گئی ہے تاکہ چیئرپرسن جو ہو گا، کوئی ریٹائرڈ بیوروکریٹ بیٹھ جائے اس کے اوپر، جیسے سب دوستوں کی رائے ہے کہ اگر ایم پی اے ہو تو MPA of the same qualification کہ وہ کم از کم بی اے ضرور ہو، اس پہ اس میں امنڈمنٹ لائی جا سکتی ہے اور وہ اس کو Chair کرے اور پھر جو آپ کے پاس اختیار آجائے کہ دو لوگ آپ Nominate کر لیں، One from the Opposition and one from the Government تو پھر یہ اچھا آئین بن سکتا ہے، یہ بل پاس ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے، ورنہ یہ بات لمبی لگ جائے گی، آپ سب کا موقف اپوزیشن کا بھی اور حکومتی بنچوں کا بھی آنریبل منسٹر نے سن لیا ہے، Let him comment، وہ اس پر Comment کریں، جو چیز وہ Present مناسب سمجھتے ہیں اس وقت تک، وہ اس کو لے کر دیں، وہ اس پہ اگر آپ رضا نہیں ہونگے، احمد کنڈی صاحب، اگر آپ رضا نہیں ہونگے تو ہم ووٹ کے لئے ڈال دیں گے، اگر آپ واپس لے لیں تو۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، میرے کچھ ٹریژری کے ایم پی ایز بھی میرے خیال میں، میں اپنا مسیج ان کو صحیح طریقے سے Convey نہیں کر سکا یا پتہ نہیں کیا وجہ تھی؟ دیکھیں جناب سپیکر، جس بھی میٹنگ میں Elected Member ہوتا ہے، چاہے وہ ایم این اے ہو یا ایم پی اے ہو، تو ان کا Privilege ہوتا ہے کہ وہ میٹنگ Chair کرے گا، چونکہ وہاں پہ اگر Non elected بندہ موجود ہو تو اس کی موجودگی میں ایم پی اے کا As a Member وہاں پہ بیٹھنا وہ میرے خیال میں Privilege کے خلاف ہے، تو اس وجہ سے میں نے Oppose کیا، باقی اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو میرا کوئی Objection نہیں ہے، اس کو Approve کر دیں، Accept کر دیں، To the accent of جو Third ان کی Proposal ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر آپ نے کس بات پہ Agree کیا، ممبر پہ Agree کیا یا چیئرمین بھی Agree کیا ہے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر، یہاں پہ کوئسچن Chair کا نہیں ہو رہا، جو انہوں نے Proposed amendment دی ہے وہ۔

ایک آواز: اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب سپیکر: ڈسکشن کے دوران یہ بات سامنے آگئی ناں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ دیکھیں، ڈیفر نہیں کرتے، اس کو دیکھیں، یہ پہلی مرتبہ ہم اتنی ڈیبیٹ کرا رہے ہیں تو یہ اچھا Out come بھی اس کا آنا چاہیئے ناں۔

وزیر قانون: دیکھیں جناب سپیکر! اس طرح ہے ممبرز پہ کوئی پابندی نہیں ہے، Select کرنے پہ، تو یہ ہمارے آنریبل چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، انہی کو Select کر دیں، ہمارا تو کوئی اس پہ اعتراض نہیں ہے۔ یہاں پہ جو Proposed amendment ہے، بات اس کی کی جا رہی ہے، تو میرے خیال میں تو اگر یہ آپ Allow کرتے ہیں تو ہمارا۔

جناب مشتاق احمد غنی: آپ امنڈمنٹ لا سکتے ہیں، مطلب ہر بات کو آپ سی ایم کی طرف Refer نہ کریں، یہاں ہم سارے بیٹھے ہوئے ہیں، یا پینڈنگ کر دیں اس کو، اس میں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ Qualification وہی رہ جائے، جو اس کو Head کرے، وہ کوئی اسمبلی کا ممبر ہو اور اس میں مضائقہ کیا ہے؟ مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ ایک بیوروکریٹ کو اتنی کیوں

Why not a ہو ایک بیوروکریٹ چیئرپرسن ایک اندر کے اس؟ اندر کے امنڈمنٹ اس ہے جارہی دی Protection
Member from this august House?

جناب سپیکر: جناب نذیر احمد عباسی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب اکبر ایوب خان: جناب سپیکر صاحب، بہت مہربانی، شکریہ۔ منسٹر صاحب نے امنڈمنٹ جو ان کی خاص طور پہ دو ممبرز کے حوالے سے تھی، اس کو Accept کر دیا ہے، ابھی چیئرمین چیف منسٹر کے Prerogative ہے وہ چاہے تو کسی بھی اسمبلی ممبر کو اس کا چیئرمین بنا سکتے ہیں، میرا خیال ہے اس حد تک اس معاملے کو ہمیں آج ختم کر دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی عباسی صاحب۔

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال): میرے خیال میں یہ قانون ساز اسمبلی ہے، اس کو حق ہے، اس میں جو تھوڑا سا نکتہ ہے، وہ صرف یہ ہے کہ وہ Privilege کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف وہ کہتے ہیں کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے، وزیر قانون صاحب نے جو بات کی ہے، وہ بالکل ٹھیک ہے، اس میں صرف اتنی امنڈمنٹ کی جائے کہ جو پارلیمنٹ سے ممبر لیا جائے گا، میں نہایت ہی ادب کے ساتھ مشتاق غنی صاحب کی بات سے بھی تھوڑا مجھے اختلاف ہے، Qualification یہ ہے کہ اس ایوان میں آئے ہوئے لوگ یہ Qualified ہیں، یہ Insult ہے اس ایوان کی یا ممبران کی، تو میرے خیال میں جو بھی لوگ یہاں سے بھیجے جائیں، وہ اس قانون کے تحت ان کو چیئرمین ہونا چاہیئے، کسی بھی ادارے کا، اور جیسے کہ زکواۃ اور عشر کی جو کونسل ہے، اس کے لئے بھی ہے، تو صرف یہ امنڈمنٹ آجائے جس میں میرے خیال میں کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں، نہ اس طرف نہ اس طرف سے، تو یہ اچھی بات ہے کہ آپ کے جو منتخب نمائندے ہیں، ان کا وہ Role ہے، بجائے اس کے کہ وہ مشتاق صاحب کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ آپ ریٹائرڈ بھرتی کریں بیوروکریٹس کی، تو یہ ٹھیک طریقہ نہیں ہے، اگر ایک ممبر پارلیمنٹ ہوگا، وہ ذمہ داری کے ساتھ، چاہے وہ حکومت کی طرف سے ہو یا اپوزیشن کی طرف سے، لیکن کم از کم وہ ذمہ داری کے ساتھ اس معاملے کو دیکھے گا، تو صرف اس میں امنڈمنٹ اتنی ہونی چاہیے کہ جو پارلیمنٹ سے جو بندہ جائے گا وہ چیئرمین ہی ہوگا، چاہے وہ میل ہے یا فیمیل ہے، تو یہ بس اتنی ترامیم اس میں لے آئیں، باقی ٹھیک ہے یہ جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب: جناب سپیکر، یہاں بات بیوروکریٹس کی ہونے لگ پڑی ہے، Bill میں بیوروکریٹس کا ذکر نہیں ہے، پرائیویٹ ممبر چیف منسٹر نے سول سوسائٹی میں سے کسی کو Nominate کرنا ہے تو ہم چیف منسٹر صاحب سے بات کر لیں گے، جب Nomination ہو رہی ہوگی تو One of the Members کو Nominate کر دیں گے، اس میں کوئی ایشو نہیں ہے، جو ایم پی اے بھی ہو سکتا ہے وہ، جہاں تک دو آدمیوں کا One male and female Member کا کنڈی صاحب نے ذکر کیا، وہ منسٹر صاحب نے Accept کر دیا ہے امنڈمنٹ، پلیز تو اس میں میرا خیال ہے ابھی آگے چلیں جی۔

جناب سپیکر: اچھا، نہیں میں یہ دیکھتا ہوں کہ پھر یہ تو ممبرز اگر آپ ایسے لیں گے، ایم پی ایز کو، تو یہ Rules سے متصادم ہو گیا، چیئر مین اگر اس کے اوپر Non elected آدمی آ گیا، اس کو بیٹھنا پڑا، تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ دیکھیں کنڈی صاحب، اس پہ اسی لئے، یہ تو چلیں آج Consideration کے لئے آ گیا، آئندہ ہم یہ کوشش کریں کہ جناب وزیر محترم Bill لائیں، پہلے ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، اس پہ ڈسکشن ہو جائے، (تالیاں) اس پہ ڈیبیٹ ہو جائے، وہ ایک Final شکل میں پھر یہاں آ جائے تاکہ ڈسکشن نہ ہو اور وہ آئے یہاں Consider اور پاس ہو جائے۔ جب تک آپ پارلیمنٹیرینز کا اس میں Input نہیں لیں گے ہم، ان سب کا جو انہوں نے اظہار رائے کیا ہے، یہ ان کا اطمینان نہیں بنتا۔ جناب احمد کنڈی۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش اس میں یہی ہے، دیکھیں، یہ جو Bills ہوتے ہیں یہ Ifs and buts پہ نہیں ہوتے، ہمیں اس پہ Clarity ہونی چاہیئے، ہم بار بار کہتے ہیں کہ جو چیز لائیں تو کوالٹی کی چیز لائیں، انہوں نے چیئرمین یہاں پہ Nomination Chief Minster کے ہاتھ میں دی ہوئی ہے، اس کے لئے دو چیزیں انہوں نے رکھی ہیں، اس کو بی ایس ہونا چاہیئے اور پینتیس سال عمر ہونی چاہیئے، Philanthropist ہو، Law expert ہو، تو میری جو امنڈمنٹ ہے وہ Futuristic ہے، اس ہاؤس میں سے بہت سارے لوگ ہیں جو پینتیس سال کے بھی ہوں اور بی ایس بھی کیا ہو، Philanthropist بھی ہوں، یہ تو اگر مفروضوں کی بنیاد پہ بات کرتے ہیں جو بیوروکریٹ آ جائے گا فلاں تو پھر آپ کو لکھنا چاہیئے تھا ایکٹ میں، اس لئے ہم آپ کو کہتے ہیں کہ یہ چیزیں سٹیڈنگ کمیٹی میں بھیجیں، ہم یہاں پہ اتنے دور سے آتے ہیں، اسی لئے آتے ہیں، جو ان چیزوں کا Impact پورے صوبے پر پڑے گا، یہ گپ شپ نہیں ہے، میں مشتاق غنی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں، یہ Legislative assembly ہے، یہ ہماری کوئی تحصیل کونسل یا ڈسٹرکٹ کونسل نہیں ہے، اس کے ایک ایک فقرے کے اوپر آپ کے چالیس ملین لوگوں کے اوپر Impact آئے گا، یہ عشر اینڈ زکواۃ ایکٹ آپ بنانے جا رہے ہیں، جس کے اربوں روپے تقسیم ہونگے صوبے میں، کسی غلط چیز کو ہم کرلیں تو ہم اس میں باقاعدہ جواب دہ ہیں لوگوں کو، سر، ہم کیا کہیں گے لوگوں کو؟ ہم کیا کر کے آئیں ہیں وہاں پہ؟ ہم ٹھپے لگانے تو یہاں پہ نہیں آئے ہیں، مہربانی کریں جلدی مت کریں، Legislative اپنی سٹینڈنگ کمیٹیز کو بھیج دیں Otherwise، تو میں نے جو امنڈمنٹس دی ہیں، سارا ہاؤس ان کو سپورٹ کر رہا ہے، میں مشکور ہوں تمام ایم پی ایز کا، ہم تو یہی چاہتے ہیں، میری ذاتی Initiative یہ ہے جو ہر ممبر غیر جانبدار ہو کر پارٹی لائن سے ہٹ کر ہر امنڈمنٹ کو دیکھے، اگر اس کا ضمیر مطمئن ہو تو وہ اس کے حق میں ووٹ دے، اگر مطمئن نہ ہو تو اس کے خلاف ووٹ دے، اس سے ہی جا کر یہ ایوان اور عوام کے درمیان جو Gap ہے، یہ کم ہو گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہمایون خان، چلیں ٹھہریں، On کرے گا۔

جناب ہمایون خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ذرا لیٹ آیا، میں کبھی کبھی کچھ Predications بھی کرتا ہوں کہ جس طرح پچھلے دن یونیورسٹی آف ملاکنڈ کے لئے جو میں نے بات کی تھی، جو Predication دی تھی کہ فلاں بندہ فلاں بندے کے لئے Rules رکھے گئے ہیں، جناب میناخان صاحب، آپ توجہ دے دیں، میناخان صاحب تھے، وہی لوگ جو تھے وہی ان کے اس میں

تھے۔ میناخان صاحب نے اس چیز کو کینسل کردیا، میں اسی میں بھی آپ کو Predication دیتاہوں، اسی زکواۃ چیئرمین شپ کے لئے چکدرہ کاآدمی Proposed کیاہواہے، میرے حلقے کاہے، میرے خلاف اس نے الیکشن میں کاغذات بھی جمع کئے تھے اور پھر آخری وقت تک وہ کھڑارہاہے، مجھے پتہ ہے، اس کانام بھی میں نہیں لیناچاہتا، یہ اس بندے کے لئے ہے، اس کی عمر پینتیس سال تک، اس طرح ہے، چھتیس ہوگی، سینتیس ہوگی، میں باقی باتوں میں جانانہیں چاہتاہوں، مہربانی کرکے اس کو یاڈیفر کردیں یااس کے لئے کمیٹی بنادیں، ہمیں بھی On board لے لیں کہ یہ حکومت کی بھی بدنامی نہ ہواور ایک Life time کے لئے صحیح قانون بن سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، انورزیب خان۔

جناب انورزیب: جناب سپیکر صاحب میں کنڈی صاحب کی بات سے اتفاق کرتاہوں کیونکہ میں دوسال رہاہوں اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر، کوئی اختیار نہیں تھا، نہ منسٹر کے پاس، سارااختیار تھاوہی کونسل کے پاس، کونسل کاجو چیئرمین ہے وہ میرے خیال میں الیکٹڈ بندہ ہوناچاہیئے نہ کہ وہ اپنی مرضی سے جس طرح ہمایون خان نے بات کی، تواسی طرح نہ یہ سسٹم ٹھیک ہوگانہ ہی آگے ٹھیک چلے گا، میں منسٹر رہاہوں، میں تجربے کی وہ بات کرتاہوں، بالکل سر، الیکٹڈ بندہ ہوناچاہیئے نہ کہ باہر سے آدمی ہمارے اوپر کوئی بندہ مسلط ہوجائے، پورے ایوان میں ایساکوئی بندہ نہیں ہے کہ وہ یہ چلاسکے۔ بالکل سر، میں اس کے حق میں بالکل نہیں ہوں، میں ایکس منسٹر رہاہوں، میں نے یہ ڈیپارٹمنٹ دوسال چلایاہے، بالکل ایک الیکٹڈ بندہ چاہیئے اس میں نہ کہ باہر سے کوئی بندہ لے آئے اور ہمارے اوپر مسلط کیاجائے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڈاکٹرامجد صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جہاں تک اس Legislation کی بات ہورہی ہے، کنڈی صاحب امنڈمنٹ لے کرآئے ہیں وہ اس حد تک ہے کہ جو کونسل ہے، اس کاجو ممبر ہے، اس میں الیکٹڈ بندے کو ہونا چاہیئے، اگرالیکٹڈ بندے کا Non elected بندہ جو سربراہ ہوتاہے کونسل کا، اس کے ساتھ اگراس کے Privilege کو متاثر نہیں کرتاتو پھر حکومت کو اور جو جاناچاہتاہے، بیٹھناچاہتاہے، تو حکومت کو کوئی اس پہ اعتراض نہیں ہے، پھر ہم ان کو اس کی جوامنڈمنٹس ہیں، ان کو ہم Accept کرتے ہیں کیونکہ اگرایم پی اے کا یاالیکٹڈ بندے کا Privilege متاثر نہیں ہورہا، آپ دیکھ لیں، Bylaws کو دیکھ لیں، آپ ایکٹ کو دیکھ لیں یامیرے خیال میں جولاء ڈیپارٹمنٹ ہے، اس سے Review کرائیں، اگروہ متاثر نہیں ہوتاتو ٹھیک ہے، وہ بیٹھناچاہتاہے تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہمارے ایم پی ایز ہیں، وہ بیٹھیں گے اس میں، کونسل میں توان کی جوامنڈمنٹ ہے، وہ صرف اس حد تک ہے، باقی جو ہماری بنچز کی جو باتیں ہورہی ہیں گورنمنٹ کی، وہ کونسل کے چیئرمین کی باتیں کریں، اس کے لئے تو پھر الگ امنڈمنٹس ہم لے کرآئیں گے، اس پہ الگ بات پھر ہوگی لیکن اس کاجو تعلق ہے وہ صرف اسی سے ہے کہ جو کونسل میں جو ممبر ہے تو ممبر کی حد تک ہم Accept کرتے ہیں، اس کو لاء منسٹر صاحب سے بھی ہم نے بات کی، میں نے

اور اکبر صاحب نے، تو اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر الیکٹڈ بندے کا Privilege وہ متاثر نہیں ہو رہا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہمارے منسٹر صاحب کو تو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ وہ ہر فن مولا ہے، میں تو پہلے یہ کہتا ہوں کہ یہ Concerned Minister کو یہ Bill defend کرنا چاہئیے تھا، منسٹر ابھی Defend نہیں کر رہا تو چلو ہم اس کی بھی مان لیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی Privilege جو ہے، ہمارا ہے ہی نہیں، اس ہاؤس کا Privilege ہے ہی نہیں، صرف کتاب کی شکل میں لکھا ہوا ہے، Rules کے اوپر ہم عمل نہیں کرتے ہیں، ہم ہزار بار اس طرح کی میٹنگز میں بیٹھتے ہیں جہاں پہ Chair کوئی اور کر رہا ہوتا ہے، یہ چیزیں جو ہیں صرف کتابوں کی حد تک محدود ہیں، Practically نہیں۔ امنڈمنٹ کی جہاں پہ بات ہوئی ہے، احمد کنڈی صاحب نے زبردست امنڈمنٹ Move کی ہے کیونکہ آپ کو میں ایک مثال دیتا ہوں، ہمارے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے کرم ایجنسی کے معزز ممبر اسمبلی، یہ پہلے بھی رہ چکے ہیں، وہاں پہ انگوٹھا چھاپ کو انہوں نے چیئرمین بنایا ہوا ہے، انگوٹھا چھاپ کو، تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ یہاں سے ہماری Qualification کی بات ہو رہی کہ یہاں سے کوئی Qualified نہیں ہے، ان شاءاللہ یہ پورا ایوان ہی Qualified ہے، جب عوام اس کو ووٹ دیتے ہیں، عوام اس کو منتخب کرتے ہیں، آپ جیسے مہربان سپیکر ہمارے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں تو ان شاءاللہ وتعالیٰ ان کو میں باور کراتا ہوں کہ کوئی بھی غلطی نہیں ہو گی ان شاءاللہ، ہم پڑھے لکھے بھی ہیں لیکن یہاں پہ مسئلہ کیا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں غلط کاموں کے پیچھے لگا دیا ہے اسی بیوروکریسی نے، کیونکہ وہ ہمیں صرف پوسٹنگز، ٹرانسفرز اور فنڈز کے لالچ میں بہکا وا دیتی ہے، Bill کا ایک طریقہ کار ہے، آپ Rules پڑھ لیں، اس کے مطابق Bill جب Introduce ہوتا ہے تو وہ Committee stage میں جاتا ہے، یہ کوئی بھی اس کو Follow نہیں کرتا ہے، یہاں پہ Bill introduce ہو جاتا ہے، دو دن کا ٹائم ہوتا ہے، وہ آپ اس میں امنڈمنٹس پیش کر دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ Bill کو اسی طرح ہی ہم پاس کر دیتے ہیں۔ جب ایک Bill یہ ایوان پاس کرتا ہے، یہ معزز ممبران اس Bill کو پاس کرتے ہیں، ان کو اختیارات دیتے ہیں تو یہ اختیارات معزز ممبران اپنے پاس کیوں نہیں رکھ سکتے ہیں؟ لیکن یہ طریقہ کار جو ہے اس کے اوپر بھی ہمیں Revisit کرنا چاہیئے، دو دن میں یہ آج Bill table ہو جاتا ہے، دو دن بعد اگر امنڈمنٹ نہ آگئی تو ہر کوئی اتنا فن مولا نہیں ہے، ہمیں پوسٹنگز، ٹرانسفرز سے اتنی فرصت نہیں ملتی ہے تو مہربانی کر کے اس کو Revisit کرنا چاہیئے، یہ امنڈمنٹ جو Accept ہونی چاہیئے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب، یہ امنڈمنٹ اس طرح آپ کیسے Accept کر سکتے ہیں جبکہ یہ متصادم ہے، آپ کے Privileges کے ساتھ، اس کا کیا؟

جناب احمد کنڈی: سر، یہ آپ کا بڑا بہترین سوال ہے، اسی سوال پہ میں یہ کہتا ہوں، آپ کس بنیاد پہ کہتے ہیں کہ اس میں الیکٹڈ بندہ نہیں ہو گا، ہمیشہ جب Bills آتے ہیں، ان میں لکھا جاتا ہے، Minister In Charge جو ہے وہ Chair کرے گا، اس میں

نہیں لکھا گیا، میں تو اپنے ایم پی اے کی توقیر کی خاطر یہ سمجھتا ہوں کہ چیئر مین الیکٹڈ بندہ ہوگا، کہاں پہ آپ نے قدغن لگائی یا تو لگا دیتے کہ بھئی! یہ ایم پی اے نہیں ہوگا، پھر میں بھی نہ لاتا امنڈمنٹ، مفروضوں کی بنیاد پہ ہم ڈسکشن نہیں کریں گے، BS (Philanthropy), thirty five year age، اس ہاؤس میں بہت سارے ایسے ممبران ہیں جو چیئرمین بن سکتے ہیں اور وہ بنیں گے ان شاءاللہ، مفروضوں کی بنیاد پہ نہیں ہو سکتا، یا تو لکھ دیتے کہ بھئی، اس میں بیوروکریٹ ہوگا، Non elected ہوگا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال یہ ہے وزیر محترم، Order in the House، انجم طفیل صاحب، ادھر توجہ فرمائیں، آپس میں ڈسکشن گیلری میں کریں، اگر آپ آپس میں باتیں کریں گے تو پھر اس ڈسکشن کو چھوڑ دیتے ہیں، آپ کی باتیں سنیں گے پہلے۔ اس طرح ہے کہ یہ اس کو کیسے، اس چیز کو اس وقت ہم کیسے یہ کہتے ہیں؟ دو ممبرز آئیں، دو ممبرز جب آجائیں تو پھر چیئرمین تو Non elected بندہ نہیں ہو سکتا، اس کا کیا حل نکالیں گے؟ یہ دیکھیں ناں، جب پھر مفروضے پہ بات چلی جائے گی تو پھر آپ کہیں گے، اسی ہاؤس نے پچھلی مرتبہ پاس کیا GDS کے، اس وقت بھی ہم نے یہ Point out کیا تھا کہ GDS کا چیئرمین نہیں ہو سکتا، آپ نے ممبر ڈال دیا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): جناب سپیکر، بحث تو بہت زیادہ ہو چکی ہے، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ذرا اس کی Wording پہ تھوڑے جاتے ہیں۔ سر، یہ ہے احمد کنڈی صاحب، کہ:

After the existing paragraph (a), the following new paragraph (aa) may be inserted namely:-

"(aa) one male and one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated by the Speaker,"

اس کے اندر کوئی وضاحت نہیں ہے کہ وہ چیئرمین ہوگا یا وہ اس کا ممبر ہوگا؟ ان دونوں صورتوں کے اندر ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، ابھی جو آپ نے کوسچن کیا ہے کہ اس کے اندر اگر دو ممبرز ہونگے پر اونشل اسمبلی کے تو ان کی کیا پوزیشن ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے By Laws جو کہتے ہیں، ہمارے اسمبلی کے جو Rules کہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی بھی ایم این اے ہے، ایم پی اے ہے، اگر وہ دونوں کسی ایک جگہ بیٹھے ہوں یا ایک منسٹر بیٹھا ہو اور دوسرا ممبر بیٹھا ہو، یہ میں آپ کو مختلف اس کی تاویلات پیش کرنا چاہتا ہوں، اگر اس کے علاوہ دو ممبران اسمبلی میں وہ دونوں آپس میں فیصلہ کریں گے کہ ہم میں سے کون وہ Chair کرے گا؟ باقی بات یہ ہے کہ دو ممبران اسمبلی اگر ہونگے تو وہ ان کا آپس کا مسئلہ ہے، وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ چیئرمین پہ نہیں ہو رہا، مسئلہ تو سارا اس پہ ہے کہ یہ دو ممبران اس میں اس Elected House سے لیے جائیں، سوال جو ہم لوگ صحیح طریقے سے Explain نہیں کر رہے، وہ یہ ہے کہ کیا ہمارے Elected Members کسی چیئرمین کے نیچے جو کہ وہاں پہ

Elected بھی نہیں ہوگا، شاید وہ ریٹائرڈ گریڈ بیس کا ہو، بائیس کا ہو، جو بھی ہو، کیا وہ Elected Member جو ہے، وہ اس کے نیچے بیٹھے گا؟ تو یہ سوال کسی نے ایڈریس نہیں کیا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم جب کہتے ہیں کہ کوئی ممبر ہوگا تو اس میں اس کو نُسچن کے اندر یا اس امنڈمنٹ کے اندر انہوں نے اس کو Explain نہیں کیا، میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے اوپر بیٹھ کر اس پہ کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اگر یہ Elected Member ہو تو Naturally وہ اس کو Chair کرے گا، اس میں تو دورائے نہیں لیکن جب دو ہونگے تو ان میں سے آپس میں مشورہ کر کے یہ ہمارے Rules کے اندر ہے، آپ اسمبلی کے Rules اٹھائیں، تو وہ آپس میں مشورہ کر کے ایک کو آگے کردیں گے، وہ چیئرمین بن جائے گا، .That is very clear۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر لاء، ہم کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟

وزیر قانون: جناب سپیکر، Minister for Food نے اس کو Elaborate کیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو Proposal ہے وہ کونسل میں دو ممبرز کو Include کرنا ہے، On the recommendation یا Nomination by the honourable Speaker، یہاں پہ دیکھیں، Question in hand جو ہے وہ Member inclusion کا ہے کہ وہ ایم پی اے یہاں پہ کونسل میں ہونا چاہیئے، میرا جو جواب تھا وہ بڑا Clear تھا کہ اگر آپ ایم پی اے کو وہاں پہ As a Member بیٹھائیں گے لیکن وہاں پہ جو چیئرمین ہوگا، وہ اگر Non elected ہو، یہاں پہ یہ بھی بات کی گئی کہ بیوروکریٹ کو نوازنے کے لئے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے، چیئرمین ہم عام سول سوسائٹی سے لیں گے، وہ بیوروکریٹ نہیں ہوتا، وہ Official نہیں ہوتا، اس وجہ سے میرا جو اعتراض تھا، وہ یہ تھا کہ چونکہ اگر چیئرمین فرض کیا Non elected ہو اور ان کی کونسل میں ایک ایم پی اے بیٹھا ہو As a Member جو کہ آپ نے Nominate کیا ہو، جس طرح کہ یہ Proposed amendment ہے تو وہ Privilege جو ہے، اس کا استحقاق مجروح ہوگا، وہ اس کے لئے مناسب نہیں ہے، صرف میں نے یہی جواب دیا جناب سپیکر، باقی اگر آپ سمجھتے ہیں تو میں نے یہی کہا کہ میرا تو کوئی Objection نہیں ہے، اس میں دو نہیں، آپ پانچ ایم پی ایز Include کر دیں، Recommend کر دیں۔

جناب سپیکر: Objection تو، Objection تو اس بات سے ہی ہو گیا ناں جی، دیکھیں یہ خود بہ خود Arise ہو گیا Objection ناں، دو ممبرز ایک Non elected آدمی کے نیچے کیسے بیٹھیں گے؟

وزیر قانون: تو یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب، دو ممبرز Non elected آدمی کے نیچے کیسے بیٹھیں گے اس کی Chairmanship میں؟

جناب احمد کنڈی: سر، یہ بھی جو باتیں کر رہے ہیں، مفروضوں پہ کر رہے ہیں، میں یہی تو کہتا ہوں، اس ایکٹ کی جو چیز ہے، یہ بڑی اچھی، انہوں نے ایکٹ اچھی کیا ہے، یا تو اس میں امنڈمنٹ کر دیں، جو الیکٹڈ بندے کو چیئرمین ہی کر دیں، امنڈمنٹ میں ہی امنڈمنٹ کر دیں کہ اس الیکٹڈ بندے کو چیئرمین کر دیں تاکہ یہ عشر اینڈز کواۃ کونسل 2011ء ہے، بات ہی ختم ہو جائے گی، نہیں تو

Otherwise پھر سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، وہاں پہ Deliberation ہو گی، کیونکہ یہ تو ایک سٹیج ہے، اس کے بعد اتنا ٹائم ہم اس پہ-----

وزیر قانون: جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرنا تو اس طرح ہے کہ اس کو مزید تین چار مہینے کے لئے Delay کرنا ہے، چونکہ ابھی یہ زکوٰۃ کا معاملہ ہے، وہاں پہ مہنگائی بھی ہے، بے روزگاری بھی ہے، لوگ Already suffer کر رہے ہیں، میرے خیال میں پھر یہ معاملہ بن جائے گا، تو اس وجہ سے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو میری تو یہی Suggestion ہے کہ اس میں جو چیئرمین ہیں، ان کو Minister In Charge کو ہی کر دیں، وہ بھی Elected MPA ہیں، ان کو کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب اکبر ایوب خان، آپ کی Suggestion یہ آگئی کہ Minister In Charge کو چیئرمین کر دیں۔

جناب اکبر ایوب خان: جی جی۔ جناب سپیکر، میں اسی پہ بات کرنا چاہ رہا ہوں، انور زیب خان جو Already اس محکمے کے وزیر رہ چکے ہیں، انہوں نے گواہی ادھر دے دی ہے کہ وزیر کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے، جتنی طاقت اس ڈیپارٹمنٹ میں ہے وہ اس چیئرمین کے پاس ہے، اس لئے ضروری ہے کہ جو Concerned Minister ہے اس کو چیئرمین بنایا جائے اور ساتھ دو ممبرز سپیکر دے دیں اور یہ امنڈمنٹ میرے خیال میں گورنمنٹ کو، سب کو قبول ہو گی۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، احمد کنڈی صاحب، یہ امنڈمنٹ جو ہے، اب اس میں Further amendment ہو گی، اس ڈسکشن کے ذریعے تو یہ Amended amendment rephrase کیسے ہو گی؟ اس میں ایک، کنڈی صاحب! توجہ فرمائیں، وزیر صاحب! آپ بھی توجہ فرمائیں، اگر آپ Rephrase کریں اس کو، اس امنڈمنٹ کو کنڈی صاحب! Rephrase کریں اور اگر وہ Purpose Serve کرتی ہو تو اس Amended amendment کو ہم Put کر دیں گے ہاؤس کو، ورنہ یہ ہو گا کہ یہاں سے اس کو چھوڑنا پڑے گا، پھر اگلی نشست میں اس کو لینا پڑے گا، اس کے ساتھ یہ بھی آپ ذہن میں رکھیں، Delay جیسے بھی ہو گیا، اس صوبے کی بیواؤں کا، یتیموں کا، غریبوں کے حقوق اس Bill کے ساتھ وابستہ ہیں جو ابھی Stuck ہوئے ہیں، جب تک یہ کونسل نہیں بنے گی، یہ Bill پاس نہیں ہو گا، آگے ڈسٹرکٹ کی سطح پہ بھی باتیں نہیں جائیں گی اور لوگوں کو Execution بھی کسی قسم کی نہیں ہو سکے گی اور Policy matters بھی آگے نہیں چل سکیں گے، تو یہ بات آپ ذہن میں رکھیں، کوئی نہیں ہم تھوڑا اس کو آگے Rephrase کریں، یہ بات ٹھیک ہے کہ اس میں یہ کوئی وہ نہیں ہے کہ یا ہم Changes نہیں کر سکتے، ہم یہاں Changes کر سکتے ہیں Minister In Charge کو کریں As Chairman، دو ممبرز نیچے Insert کریں اور اس کو یہ ہاؤس میں Lay کریں، اس میں ابھی پاس کریں، اس میں کیا ہے، اس میں کیا حرج ہے؟ اس میں کونسی Complication ہے؟ مجھے تو کوئی Complication نظر نہیں آتی۔ وزیر قانون: جناب سپیکر، میرا اس میں مشورہ یہی ہے، پھر Next sitting تک اس کو Defer کر دیں تو اس میں Proposed آپ کر دیں، لیکن میرے خیال میں Next sitting پھر کب ہو سکتی ہے؟ اچھا Monday کو، اچھا ٹھیک ہے، سر، بس Next sitting.

جناب سپیکر: Monday تو نہیں ہو گا، یہ آگے پھر جائے گا Thursday اور Friday کو Next Thursday / Friday، Wednesday / Thursday / Friday کرنا چاہتے ہیں، ان تین دن میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: بہتر ہے سر۔

جناب سپیکر: یا Thursday / Friday؟ ٹھیک ہے جی، اس امنڈمنٹ کو بھی Rephrase کردیں، اس کو بھی کر دیں، اب کہاں تک پاس ہو گیا جی؟ Clause 10 تک تو یہ Bill پاس ہو گیا، کتنی Clauses ہیں اس میں ٹوٹل؟ باقی Clauses اگر باقی Clauses اگر اس سے Related نہیں ہیں، باقی Clauses ہم پاس کر دیتے ہیں، صرف اس Clause کو جس میں چیئرمین کا اور ممبرز کا ذکر ہے، اس کو Clause by clause جائیں گے، تو پھر اس طرح کرتے ہیں، یا تو ایک کام کرتے ہیں، ہم کوئی دس پندرہ منٹ کا وقفہ لے لیتے ہیں، اس میں آپ اور منسٹر صاحب اور یہ بیٹھ جائیں، ڈاکٹر صاحب! آپ کیا فرماتے ہیں؟ ڈاکٹر امجد صاحب۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں یہی چاہوں گا کہ اس کو جو Next session ہو گا، یعنی Monday کو ہو گا یا Tuesday sitting جو ہو گا، اس تک جو ہے ناں، اس کو کریں، باقی جتنی بھی، کیونکہ ابھی اور بھی کارروائی باقی ہے، اگر ہم وقفہ لیں گے، جمعہ کا دن بھی ہے، لوگ جائیں گے بھی گھروں کو، تو اس کو Next sitting پہ لے جائیں، ان شاءاللہ یہ مل بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: بس اس کو ہم Simply defer کرتے ہیں تو Next sitting میں ہم اس کو لے لیتے ہیں، آنریبل منسٹر، ٹھیک ہو گیا؟

وزیر قانون: Agree کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا موٹر گاڑیاں مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Okay thank you. Item No. 10, Consideration of Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024, in the House. The Minister for Law, to please move that the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The honorable Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank your, Mr. Speaker. I intend to move the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill.

کنڈی صاحب، امنڈ منٹس ہیں، آپ کی بھی ہے؟ایک سیکنڈ، بس آپ ہی کی ہے تو میرا خیال ہے۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر،۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and the long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا موٹر گاڑیاں مجریہ 2024ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024 may be passed. The Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

جناب سپیکر: یہ پولیس نہیں ہے، یہ Provincial Motor Vehicle ہے۔

Minister for Law: I intend to move that the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024 may be passed?

Mr. Speaker: The motion moved. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ٹھیک ہو گیا جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2024ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. 'Consideration of Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill.

احمد کنڈی صاحب، اس پہ بھی چاروں امنڈ منٹس آپ کی ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری صرف گزارش یہ ہے، میں امنڈ منٹس تو Withdraw کرتا ہوں، Clause 2 میں جو دو امنڈ منٹس ہیں لیکن اس دن آپ نے Chair سے ایک حکم نامہ جاری کیا تھا جو Statement of Objects and Reasons جو کہ آپ کے Rules of Business, Khyber Pakhtunkhwa Assembly کے ہیں، اس کے Chapter 14 legislation میں باقاعدہ دیا گیا ہے، اگر کوئی پرائیویٹ ممبر ہو گا یا چاہے وہ Government Bill ہو گا یا Private Members` Bill ہو گا، حضور والا، Statement of Objects and Reasons کو آپ صرف ایک نظر دیکھ لیں، ہمارے چیف منسٹر صاحب کے محترم صاحب کے دستخط بھی ہیں، ذرا ایک دفعہ آپ پڑھ لیں، اس کو Statement of Objects and Reasons کو

It is desirable further to amend the Khyber Pakhtunkhwa, Police Act, 2017, hence this Bill.

جناب سپیکر: اچھا، اس پہ میں نے Direction دے دی تھی، مگر لیٹر ابھی ایشو نہیں ہوا اس پہ، یہ والے Bills اس وقت Introduce ہو چکے تھے۔

جناب احمد کنڈی: لیکن میری پھر گزارش لاء منسٹر صاحب سے ہے، ان کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں، خدارا Quality اپنے ڈیپارٹمنٹ کو، کیوں آپ ان کی نالائقی کو اپنے گلے میں لینا چاہتے ہیں؟ آپ یہ Bill entertain ہی نہ کریں کہ بھائی! آپ نے Statement of Objects and Reasons کردی، اب یہ عشر اور زکواۃ کا جو ہے اس کو آپ دیکھ لیں، بڑی بہترین انہوں نے ڈیٹیل دی ہوئی ہے، میں Appreciate کرتا ہوں لیکن یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے جس طریقے سے یہ دیا گیا ہے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو خدارا تنبیہ کریں۔ شکریہ اور میں امنڈ منٹ Withdraw کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس مجریہ 2024ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be passed. The Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police (Amendment) Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ بابت خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین (خدمات کی شرائط وضوابط) مجریہ 2024ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Additional Agenda Item No. 7 (A): The Minister for Law, to please present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Assembly Secretariat Employees (Terms and Conditions of Service) Bill, 2024, in the House. The Minister for Law, please.

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر، میرے خیال میں اس میں صرف Recommendation-----

جناب سپیکر: رپورٹ تو آپ Lay کریں گے ناں، رپورٹ بھی Present کریں گے اور Bill کو آپ نے Withdraw بھی کرنا ہے، پہلے رپورٹ آپ Present کریں گے۔

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Assembly Secretariat Employees (Terms and Conditions of Service) Bill, 2024, in the House.

Mr. Speaker: The report stands presented. The Minister for Law, to please move that leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Assembly Secretariat Employees (Terms and Conditions of Service) Bill, 2024. The Minister for Law, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر، Rule relaxed ہے، Okay.

جناب سپیکر: یہ موشن ہے ناں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین (خدمات کی شرائط وضوابط) مجریہ 2024 کی تنسیخ

Law minister: Thank you, Mr. Speaker. Consequent upon the recommendations of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Assembly Secretariat Employees (Terms and Conditions of Service) Bill, 2024, I beg to move under rule 107, sub section (1) of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Assembly Secretariat Employees (Terms and Conditions of Service) Bill, 2024.

Mr. Speaker: The motion is moved. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is withdrawn.

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پانچ تاریخ کو ہے ناں، پانچ اگست کو، معزز ممبران! پانچ اگست کو اگر ہمارا اجلاس ہوتا ہے تو یوم استحصال کشمیر ہے، اس دن 'کوسچنز آور' بھی نہیں ہو گا اور اس دن پورا ٹائم اسی موضوع کے اوپر مختص کیا جائے گا، انہوں نے Withdraw کر لیا تھا، جب میں نے پوچھا تھا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کال اٹینشن کا میں نے پوچھا تھا، انہوں نے کہا، میں نے Withdraw کر لیا ہے، اس کی Recording تو ہے ناں، میں آپ کو نکلوا کے سنوا دوں گا، میں نے اس کا، چلیں غلط فہمی ہو جاتی ہے، کوئی نہیں، ابھی تو ہم ادھر ہی ہیں ناں، آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں، میں اس کو لیتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her call attention notice No. 62, in the House.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس ٹائم شاید میں نے غلط سنا، میں نے امنڈمنٹ کی بات کی تھی، کال اٹینشن کی نہیں کی۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ حکومت میں 29 اگست 2019ء کو ایک مشترکہ قرارداد نمبر 318 پورے ہاؤس سے متفقہ طور پر پاس کی گئی تھی جس میں سفارش کی گئی تھی کہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا میں قومی اسمبلی کے طرز پر ایک ڈسپنسری قائم کی جائے جس میں مستند ڈاکٹر تعینات ہو تاکہ اسمبلی ممبران اور جملہ سٹاف کو تمام تر بنیادی علاج معالجہ اور مفت ادویات کی سہولیات میسر آ سکیں جو کہ 6 ستمبر 2019ء کو سیکرٹری محکمہ صحت کو ضروری کارروائی کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اس قرارداد پر عمل درآمد کے لئے سیکرٹری صحت نے ایم ایس سروس ہسپتال پشاور کو حکم نامہ جاری کیا تھا کہ جلد از جلد اسمبلی سیکرٹریٹ میں ڈاکٹر اور ادویات کا بندوبست کیا جائے لیکن پانچ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا، باقی قراردادوں کا ہم گلہ کیا کریں کہ اس اسمبلی کے لئے پاس شدہ قرارداد پر پانچ سال تک عمل درآمد نہیں ہوتا، سیکرٹری صحت سے صرف زبانی خط و کتابت ہو جاتی ہے لیکن عملی طور پر اقدامات نہیں ہوتے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ہم اس ہاؤس سے گلہ کر رہے ہیں کہ ہماری پاس شدہ قرارداد، باقی تو کوئی نہیں دیکھتا لیکن کم از کم اس اسمبلی کے لئے جو پاس شدہ قرارداد ہے، اس میں صرف خط و کتابت ہمیں نہیں چاہیئے، ہمیں عملی اقدامات چاہئیں، آپ اس میں رولنگ دیں، شاید یہ ہمارا استحقاق بھی بنتا ہے کہ ابھی تک اس پہ عمل درآمد کیوں نہیں ہوا؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آج ہی سٹاف آیا تھا، Concerned staff آیا تھا، جگہ بھی انہوں نے دیکھ لی ہے اور Relevant staff بھی ان کے ساتھ تھا، ان شاءاللہ تعالیٰ وہ جگہ بھی ہو گئی ہے، سب کچھ ہو گیا، ادھر آپ یہ سمجھ

لیں کہ آپ کے مبارک الفاظ سے یہ یہاں قائم ہو چکی ہے، اللہ کے فضل سے (تالیاں) نہیں، ابھی اس طرح ہے، یہ احمد کنڈی صاحب نے، پھر تو یہ اور آجائیں گے پیچھے، یہ مجھے اپوزیشن لیڈر صاحب کہیں گے، تو کر دیں جی؟ آپ کہتے ہیں تو کرتے ہیں جناب، ریحانہ اسماعیل۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms Rehana Ismail: I wish to move that the rule 124 of the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ms. Rehana Ismail Sahiba.

قرار دادیں

(فلسطینی تنظیم حماس کے سربراہ اسماعیل ہانیہ شہید کو خراج تحسین اور فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی)

محترمہ ریحانہ اسماعیل: قرارداد برائے اعتراف خدمات اور شہادت اسماعیل ہانیہ:

یہ معزز ایوان اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ فلسطین کی تحریک آزادی کے عظیم رہنما اور حماس کے سربراہ اسماعیل ہانیہ نے اپنی زندگی فلسطینی عوام کے حقوق اور ان کی آزادی کے لئے وقف کر دی، ان کی قیادت میں حماس نے فلسطینی عوام کے حقوق کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا، ظلم اور جبر کے خلاف بھرپور مزاحمت کی۔ یہ ایوان اسماعیل ہانیہ کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ان کی بے مثال خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، ان کی شہادت فلسطین تحریک آزادی کے لئے ایک عظیم نقصان ہے، ان کا نام ہمیشہ تاریخ میں ایک عظیم مجاہد اور فلسطینی قوم کے ہیرو کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری فلسطینی عوام کے حقوق کی بحالی اور ان کے خلاف جاری مظالم کے خاتمے کے لئے فوری اقدامات کرے، ہم فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں، اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم ان کی جدوجہد کی حمایت جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسماعیل ہانیہ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے، امین۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سر، ایک اور ریزولیوشن ہے، Rule ویسے بھی Suspend ہے، بہت ضروری ہے، صرف ایک منٹ لگے گا۔ (قہقہے) سر، Rule ویسے بھی Suspend ہے، آپ سے ریکویسٹ ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دیکھیں، پھر آپ غلط Leverage لے رہے ہیں ناں، لے لیں۔ جی اکبر ایوب خان۔ لے لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ہر گاہ کہ زندگی کے اکثر شعبہ جات مثلاً تعلیم صحت اور روزگار کے مواقع کے سلسلے میں خواتین کی سہولیات کا فقدان ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے خواتین کے مساوی حقوق کے لئے صوبائی حکومتوں کو مذکورہ مسائل کے حل کیلئے اقدامات اٹھانے اور صوبائی اسمبلی کی سطح پر Gender Mainstreaming Committees تشکیل دینے کی ہدایت کی ہے، چونکہ دیگر صوبوں میں یہ کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں، اس لئے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں بھی یہ کمیٹی تشکیل دینے کی ضرورت ہے، لہذا صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے بشمول خواتین ارکان اسمبلی Gender Mainstreaming Committee تشکیل دی جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Abdul Salam Afridi Sahib.

جناب محمد عبدالسلام: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو جو قادیانیوں کے حق میں دیا گیا ہے، سراسر آئین اور اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سمجھتی ہے، اس فیصلے میں جہاں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے، وہاں یہ سنت کے احکامات کے بھی خلاف ہے، اس فیصلے میں قرآن پاک میں تحریف کی اجازت دی گئی ہے جو سراسر اسلام اور آئین پاکستان کے خلاف ہے، اس فیصلے کی رو سے بند کمرے یا چار دیواری کے اندر بیٹھ کر قرآن پاک کی تحریف کو درست اور جائز قرار دیا گیا ہے، نیز اس فیصلے میں قادیانیوں کو چار دیواری کے اندر تبلیغ کی اجازت بھی دی گئی ہے، جبکہ ختم نبوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ احزاب کی آیت نمبر چالیس میں فرمایا ہے" محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخری رسول ہیں، اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔" اس آیت کی رو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آخری نبی اور رسول ہیں، پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کی مذہبی حیثیت اور ختم نبوت کے قانون کو واضح کر دیا گیا ہے، آئین کے Article 260 میں صاف لکھا ہے کہ ختم نبوت پر کامل یقین کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، آئین کے Article 298 (B) اور 298 (C) کے تحت قادیانیوں پر مندرجہ ذیل پابندیاں عائد ہوتی ہیں_ نمبر ایک، قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے؛ نمبر دو، اذان نہیں دے سکتے؛ نمبر تین، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے؛ نمبر چار، اپنے مذہب کو اسلام

نہیں کہہ سکتے اور نمبر پانچ، اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔ جناب سپیکر، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وعزت اور عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہیں، سپریم کورٹ کے اس متنازعہ فیصلے سے نہ صرف پاکستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں بلکہ پوری امت مسلمہ کے دلوں کو تکلیف اور رنج پہنچا ہے، لہذا یہ معزز ایوان سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے معزز جج صاحبان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے، اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کریں تاکہ امت مسلمہ میں پائے جانے والا اضطراب اور غم وغصہ دور ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Janab Ahmad Kundi Sahib, detailed discussion on adjournment motion No. 02 of Mr. Ahmad Kundi, MPA, to start discussion on adjournment motion.

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بڑی اہم ایڈجرنمنٹ موشن ہے، میں خصوصی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تمام حکومتی اراکین کا بھی اور اپوزیشن کا بھی، جنہوں نے اس کو منظور کیا، اگر مجھ سے آج کوئی پوچھے کہ جو اس صوبے میں سب سے بڑا مسئلہ یا کوئی One liner بھی پوچھے، جس سے بھی پوچھے، شاید ہمارے یہاں پہ تمام الیکٹڈ نمائندے بیٹھے ہیں، میرے خیال میں وہ لاقانونیت کا ہے، Law and Order کا ہے، دہشت گردی کا ہے، بھتہ خوری کا ہے، جناب سپیکر، ہم جتنا بھی ڈیویلپمنٹ کام کر لیں، چاہے جتنے بھی ہم کوئی انقلابی کام کر لیں، اگر ہم اپنے شہریوں کو تحفظ نہیں دے سکتے کہ وہ ان کا امن قائم ہو تو میرے خیال میں ہم اس صوبے میں تبدیلی نہیں لا سکتے اور میری ایک گزارش ہو گی بڑے تحمل سے، اس ہاؤس میں آرڈر رکھتے ہوئے جب ہم بات کریں تو یہ تحمل سے سنیں اور جب یہ بات کریں گے تو ہم تحمل سے سنیں گے اور یہ ایک ایسی ڈسکشن ہے جو میرے خیال میں کچھ دنوں تک چلنی چاہیے۔ اس کے بعد ہمیں ایک Concrete یہاں سے ایک ریزولیوشن بھی جانی چاہیئے، ایک کمیٹی بھی بنانی چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہ جو امن کی بات ہم کرتے ہیں، دہشت گردی کی بات کرتے ہیں، بھتہ خوری کی بات کرتے ہیں، سوات واقعہ کی بات کرتے ہیں، کرم کی بات کرتے ہیں تو یہ کبھی بھی ہم نہیں کہہ سکتے، SHO، Police، DSP، IG، یہ اس لیول کا مسئلہ نہیں ہے، وہ کہتے ہیں Elephant in the room کو دیکھنا پڑے گا نہ کہ اس کے پاؤں کو کبھی پکڑیں، کبھی سونڈ کو پکڑیں، وہ Elephant ہے کیا؟ میں اپنی رائے دیتا ہوں، شاید میری رائے سے ان کو اتفاق نہ ہو، آج ہمارے ملک خداداد پاکستان کو سنتر

(77)سال ہونے جارہے ہیں لیکن بانیان پاکستان نے جس فلاحی ریاست کاخواب دیکھا تھا کیا آج ستتر(77)سال بعد ہم اس خواب کے کتنے دور یا نزدیک ہو چکے ہیں؟جناب سپیکر، یہاں پہ امن کا سوال جڑا ہوا ہے، جو ہم نے فلاحی ریاست کا وعدہ اپنے شہریوں سے کیا تھا، کیا وہ پورا ہو رہا ہے؟آج اس ملک میں بد قسمتی کے ساتھ دو طاقتیں موجود ہیں، ایک طاقت اس ملک کو سلامتی ریاست کی طرف لے جانا چاہتی ہے، ایک طاقت اس ملک کو فلاحی ریاست کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ جناب سپیکر، ہم اس تہذیب کے وارث ہیں جس کو "گندھارا" کہا جاتا تھا، ہم اس تہذیب کے وارث ہیں جس کو "انڈس" کہا جاتا تھا، اس میں آٹھ آٹھ مذاہب کے لوگ آٹھ آٹھ خداؤں کی پوجا کر کے امن و شانتی کے ساتھ رہتے تھے لیکن آج ہم اٹھانوے فیصد مسلمان ہونے کے باوجود بھی امن و شانتی سے محروم ہیں، آخر وہ بد قسمتی جو ہے جناب سپیکر، وہ آج سے نہیں شروع، ہمارا تحریک انصاف سے گلہ یہ ہے، یہ سمجھتے ہیں شاید پاکستان 2013 میں بنا ہے، یہ کہانی 1947 سے شروع ہوتی ہے کہ اس ملک کو کس نے سلامتی ریاست کی طرف دھکیلا اور وہ کون سی طاقتیں تھیں جو تاریخ کے صحیح رخ پہ تھیں، جو فلاحی ریاست کی طرف اس ملک کو لے کر گئیں اور میں آج جو بھی کہوں، آپ جو بھی کہیں، تاریخ فیصلہ کرے گی، جو لوگ سلامتی ریاست کے ساتھ تھے ان کو کالے دھبے سے یاد کیا جائے گا اور جو لوگ فلاحی ریاست کی طاقت کے ساتھ تھے وہ لوگ جو ہے تاریخ میں سنہرے حروف سے یاد کئے جائیں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ دس پندرہ منٹ کی کہانی نہیں ہے، بڑا اس کو Diagnosed کرنا پڑے گا، تشخیص کرنا پڑے گی، اگر آپ نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ لوگ ان ایوانوں میں گھسیں گے اور ہم سے پوچھیں گے، بنوں میں آپ نے دیکھا، تاریخ میں تین لاکھ لوگ کبھی نہیں نکلے، کرم میں آپ نے دیکھا، آج ڈی آئی خان میں پھر واقعہ ہوا اور جو شخص بھی اس پہ خاموش ہے، وہ ان لوگوں کی صفوں میں ہے جو آج یہ واقعات کر رہے ہیں جناب سپیکر۔ کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، اس ملک میں 1947 سے لے کر 2024 آج ہو چکا ہے، چوبیس وزراء اعظم آئے ہیں چوبیس، بد قسمتی دیکھیں جناب سپیکر، کوئی وزیر اعظم پانچ سال پورے نہیں کر سکا، یہ کہتے ہیں ہمارے ساتھ ظلم ہوا، پہلا وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان قائد ملت تھے، اس کو شہید کیا گیا، دوسرے وزیر اعظم خواجہ نظام الدین کو آپ نے بے توقیر کر کے، بانیان پاکستان کی فہرست میں ان کا نام شامل تھا، اس کو ہم نے ذلت آمیز انجام دیا۔ تیسرے وزیر اعظم محمد علی کو ہم نے کیا کیا؟ چوتھے وزیر اعظم جس نے 1956 کا آئین دیا، چوہدری محمد علی نے، اس کو ہم نے بے توقیر کیا، حسین شہید سہروردی پانچویں وزیر اعظم تھے، اس ملک کے، اس کو ہم نے غدار، بد کردار کا خطاب دیا جس نے آسام اور بنگال کو پاکستان میں شامل کرنے کی قرارداد پیش کی تھی۔ چھٹا وزیر اعظم ابراہیم اسماعیل چندریگر تھے جو اس خیبر پختونخوا کے گورنر رہے، اس کو بے توقیر کیا۔ ساتویں وزیر اعظم فیروز خان نون تھے جس نے گوادر عمان سے ہمیں لے کر کے دیا، اس کو ہم نے چند مہینے کے لئے رکھا، اس کے بعد مارشل لاء آیا۔ جناب سپیکر، یہ کہانی بڑی غور طلب ہے، ان چوبیس وزیر اعظموں کی اس کو سمجھنا پڑے گا۔ وہ کونسی طاقتیں تھیں جو سلامتی ریاستوں کے ساتھ کھڑی رہیں؟ 1958 میں پہلا مارشل لاء آیا اور سات وزراء اعظم اس ملک میں آئے، جس پر (پنڈت جواہر لال) نہرو نے کہا کہ اتنی تو میں دھوتیاں نہیں بدلتا جتنے وزیر اعظم پاکستان بدلتے ہیں۔ 58ء سے لیکر 70ء تک اس طاقت کی تکون میں وزیر اعظم کی کرسی بھی نہیں تھی، 1970 میں آپ کا آٹھواں وزیر اعظم آیا،

نواں وزیر اعظم شہید ذالفقار علی بھٹو تھے جس نے اس ملک کو آئین دیا، ایٹم بم دیا، اسلامی سر براہی کانفرنس کی، ہم نے کیا انجام دیا؟ اس کو شہید کر دیا۔ دسواں وزیر اعظم محمد خان جنیجو آیا، جب Geneva Accord کرنے جا رہا تھا، اس نے محترمہ کو بلایا، اس کو اپنے ضیاء الحق نے ہٹا دیا۔ گیارہویں اور تیرہویں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو تھیں، یہ تمام وقت سے پہلے بے توقیر ہو کر اپنے گھروں کو گئے، یہ بات بڑی غور طلب ہے، وہ بھی شہید ہوئیں، دختر مشرق تھیں، پہلی اسلامی سر براہ عورت Elect ہو کر آئی تھیں لیکن:

ے
اسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
کہ رات جب کسی خورشید کو شہید کرے
تو صبح اک نیا سورج تراش لاتی ہے

جناب سپیکر، بارہواں، چودھواں اور بیسواں وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف تھا جس نے اٹل بہاری واجپائی سے مینار پاکستان پہ کھڑے ہو کر "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ لگوایا، اس کے ساتھ ہم نے 99ء میں کیا حشر کیا؟ جناب سپیکر، اس کے بعد پندرہواں وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی، سولھواں وزیر اعظم آپ کے غالباً چوہدری شجاعت، ستارہویں آپ کے شوکت عزیز، اٹھارہویں آپ کے یوسف رضا گیلانی، انیسویں راجہ پرویز اشرف، اکیسویں جو تھے وہ شاہد خاقان عباسی تھے، بائیسویں ان کے رہبر تھے جو واحد خوش قسمت شخص تھا جو کسی عدم اعتماد کی صورت میں گھر گیا تھا لیکن، تو ان چوبیس وزراء عظم پاکستان کی تاریخ میں جناب سپیکر، کوئی بھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: عمران خان نیازی صاحب جو تھے، وہ ہمارے بائیسویں وزیر اعظم تھے، محترم وہ بھی بے توقیر ہو کر گئے، جب ان کے اوپر عدم اعتماد ہوا، آئین کے مطابق واحد شخص جو آئین کے (تالیاں) مطابق عدم اعتماد کے ذریعے یہ چوبیس وزیر اعظم میں سے کوئی بھی نہیں گیا، تمام بے توقیر ہو کر گئے، واحد یہ خوش قسمت لوگ تھے۔ جناب سپیکر، میں اس موضوع کی طرف آتا ہوں، فلاحی ریاست اور سلامتی ریاست میں فرق کیا ہے؟ فلاحی ریاست میں جمہوریت ہوتی ہے، فلاحی ریاست میں دلیل و دلائل ہوتے ہیں، فلاحی ریاست میں مکالمہ ہوتا ہے، جس معاشرے میں مکالمہ ہوتا ہے، دلیل و دلائل ہوتے ہیں، وہاں پہ صبر ہوتا ہے، وہاں پہ برداشت ہوتی ہے، وہاں پہ سوال جنم لیتے ہیں، جس معاشرے میں سوال کرنے کا خوف نہ ہو وہ معاشرہ ترقی کرتا ہے جبکہ سلامتی ریاست میں کیا ہوتا ہے؟ سلامتی ریاست میں جبر ہوتا ہے، تذلیل ہوتی ہے، نام نہاد مذہب کا نام لیا جاتا ہے، دھمکیاں دی جاتی ہیں، لوگوں کو بے توقیر کیا جاتا ہے، جبر کی طاقت کے ذریعے، جناب سپیکر، میں یہ نہیں کہتا، تاریخ کہتی ہے، جو لوگ، اور اس میں سب سے بڑا کردار جنرل ضیاء الحق کا تھا جس نے اس ملک میں اتنی بڑی بیماریاں ہمارے اوپر چھوڑیں، اس امن کے ساتھ اس چیز کی طرف جانا پڑے گا، تشخیص کرنا پڑے گی، سلامتی ریاست کی جو طاقتیں تھیں، ان کو آج بھی تاریخ میں کالے دھبے کے نام سے یاد کیا جائے گا، ہمیں ان سے گلہ کیا ہے؟ یہ انہی سلامتی ریاست کی طاقتوں کے ساتھ کھڑے رہے، یہ اسی جنرل پاشا کی آشا بن کر اور

جنرل فیض سے فیضیاب ہو کر ان ایوانوں تک آئے ہیں، اس لئے ہم جانتے ہیں، جو یہ سلامتی ریاست کی طاقتوں کے ساتھ تھے، اس کردار میں یہ حصہ رہے۔ جناب سپیکر، آج جنرل فیض کے مسلح لوگ جب اس خیبر پختونخوا میں لائے گئے، کیوں خاموش تھے؟ ان کی حکومت میں آج وہی ہم بھگت رہے ہیں، آئیں مل کر قرار داد دیں اور جو لوگ بھی اس وقت شامل تھے، ان کا احتساب کیا جائے، یک زبان ہو کر، یک جان ہو کر اور اس سلامتی ریاست کا دروازہ بند کیا جائے، تب جا کر یہ امن بحال ہو گا (تالیاں) لیکن ان میں اتنی طاقت کدھر ہے؟ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں، ہم جانتے ہیں، یہ کرنا چاہتے ہیں، کچھ ان کی مجبوریاں ہیں، جب تک یہ ڈسکس نہیں ہو گا، سلامتی ریاست کی طاقتوں کے ساتھ کون کھڑے رہے اور فلاحی ریاست کے ساتھ کون ہیں؟ یہ کہتے ہیں ہم پہ ظلم ہوا، ہم دو لیڈر شہید کر چکے، وہ نمائندگان، وہ سربراہان جن کا دنیا کے اوپر اثر تھا، ہم نے پھر بھی "پاکستان کھپے" کا نعرہ لگایا، یہ کہتے ہیں ہماری عورتوں پہ ظلم ہوتا ہے، میں کہتا ہوں فرخندہ بخاری کی آپ آج داستان نکالیں، اس کے برہنہ جسم کے اوپر سلگتے ہوئے سگرٹ رکھے گئے، اس کو موت کی سزا دی گئی، اس کے بعد آپ ادریس طوطی دیکھ لیں، عبدالرزاق جھنڈا دیکھ لیں، کہنے کا مقصد یہی ہے، پاکستان کی تاریخ ہے، اگر ہم نے تاریخ سے سبق نہیں سیکھا، یہ امن قائم نہیں ہو سکتا، یہ Cosmatic ہو گا، یہ سطحی ہو گا، اس مرض کی طرف جانا پڑے گا۔ آج سوات میں کیا ہوا؟ لوگ خود اپنی عدالت لگا کر کھڑے ہیں، ہماری صوبائی حکومت جس کا مینڈیٹ ہے Law and Order، ہم ان کو کہتے ہیں، آپ قدم بڑھائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم مذہب، نام نہاد مذہب کے نام پہ سیاست نہیں کریں گے، جب یہ نام نہاد ریاست مدینہ کا نام کرتے ہیں جناب سپیکر، واللہ باللہ میں کہہ رہا ہوں، مجھے ضیاء الحق کا مرد مومن یاد آتا ہے، جنرل ضیاء الحق نے جتنا نقصان اس نام نہاد مذہب کے نام پہ اسلام کو دیا، وہ اسلام جو سلامتی، امن کا سبق دیتا ہے، ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہے لیکن اس نے بھی یہی کہا تھا، ایمان، تقوی، وجہاد فی سبیل اللہ، انجام کیا ہوا، اس لئے ہم کہتے ہیں، سلامتی ریاست میں نام نہاد مذہب کا استعمال مت کریں، یہ نام نہاد مذہب کے نام نے ہی اس خیبر پختونخوا میں یہ آگ کی ہولی کھیلی ہے، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن میں کہتا ہوں، اس بات پہ ہمیں ڈسکشن کرنا پڑے گی، تلخ تجربات سے ہمیں سیکھنا پڑے گا اور سطحی باتوں سے نہیں ہے، یہ جو باتیں کرتے ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ دلیل و دلائل ہوں گے، مکالمہ ہو گا تو یہ فلاحی ریاست بنے گی، سوال کرنے کا خوف نہ ہو، آج آپ مجھے بتائیں، اس معاشرے میں ہم نے اتنی شدت، اتنی Polarization، اتنی انتہا پسندی پیدا کر دی ہے، کوئی سوال کر سکتا ہے، مختلف Taboos بنا دیئے ہم نے، اوپر سے یہ لوگ آ گئے، انہوں نے Polarization بڑھا دی ہے، نام نہاد ریاست مدینہ کی بات کر کے، کہنے کا مقصد ہے، ہماری گزارش یہی ہے، یہ چوبیس وزیر اعظموں کی جو میں نے آپ کو کہانی سنائی ہے، یہ کوئی حادثاتی طور پہ نہیں تھے، 1956ء میں جس شخص نے آئین بنایا، اس کو ہم نے بے توقیر کیا، 1973ء میں جس شخص نے آئین دیا، اس کو ہم نے پھانسی پہ چڑھا دیا، جس شخص نے اٹھارہویں ترمیم دی، اس کو ہم نے بارہ سال جیل میں گزار دیا، خان عبدالغفار خان نے اس ملک میں سینتیس سال جیل گزاری، یہ کہتے ہیں کہ ظلم ہمارے ساتھ ہوا، صمد خان اچکزئی نے اکتیس سال جیل گزاری، ولی خان نے پندرہ سال گزاری، آصف علی زرداری نے بارہ سال گزاری، محترمہ شہید بے نظیر بھٹو نے سات سال گزاری، یہ اشک بہاتے ہیں، ہمارے ساتھ ظلم ہوا، بابا! ظلم ہوا ہو گا، ہم یہ نہیں

کہتے کہ نہیں ہوا لیکن اپنے اعمالوں کی طرف آپ دیکھیں، جناب سپیکر، میں پھر اسی بات پہ آتا ہوں، ہمیں وہ فلاحی ریاست جو بانیان پاکستان نے جس کا خواب ہمیں 1947ء میں دکھایا تھا، جس کی بنیاد پہ یہ ملک خداداد پاکستان بنا تھا، ان طاقتوں کے ساتھ ہم ہیں، آج پھر محترم عمران خان نیازی صاحب کہتے ہیں، میں فوج کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر، مجھ سے اگر کوئی پوچھے تو امن کا حل کیا ہے؟ اس آئین کے اوپر عملداری امن کا حل ہے، Article 244 کہتا ہے، Every member of the Armed Forces shall make oath in the form set out in the Third Schedule. جدول سوم میں ایک عبارت ہے، جو ہر مسلح شخص اس حلف کی پاسداری کرے گا، یہ آئین کہتا ہے، احمد کنڈی نہیں کہتا، تحریک انصاف کا رہنما کہتا ہے، میں فوج سے بات کرنا چاہتا ہوں سیاست پہ، اور اس کا حلف کیا کہتا ہے 244 میں:

I will bear true faith and allegiance to Pakistan and uphold the Constitution of Pakistan and I will not engage myself in any political activities whatsoever

وہ کسی پہ حصہ نہیں لیتا، آئیں آج یہ عہد کریں، اشک بہانے سے کچھ بھی نہیں ہوگا، وہ کہتے ہیں ناں:

کب اشک بہانے سے کٹی ہے شب ہجراں
کب کوئی بلا صرف دعاؤں سے ٹلی ہے
دو حق و صداقت کی شہادت سر مقتل
اٹھو کہ یہی وقت کا فرمان جلی ہے

کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، رونے دھونے سے نہیں ہوگا، اس پارلیمان اور آئین کی بالادستی ہوگی تو یہ چیزیں ہوں گی، نہیں تو روتے رہیں گے، یہی گالیاں یہ دیتے رہیں گے اور یہی بے توقیری جو ہے یہ سلامتی ریاست کی، اور نام نہاد مذہب جو ہے، یہ Tools ہیں سلامتی ریاست کو دوام دینے کے لئے، اس سلامتی ریاست کو دوام مت دیں، وہ بے توقیری، چور، ڈاکو اور جھگڑے کی سیاست کو چھوڑ دیں ورنہ تاریخ سکھا دے گی ان کو، کچھ یہ لوگ سیکھ چکے ہیں، کچھ امید ہے جلد اور بھی سیکھ جائیں گے، بیٹھنا پڑے گا، مکالمہ کرنا پڑے گا، فیصلہ آپ لوگ کر لیں، ابھی بیٹھنا چاہتے ہیں، مرضی ہے، تاریخ کا سبق سیکھ کر بیٹھنا چاہتے ہیں، بہت سارے پھنے خان آئے ہیں، یہاں پہ تاریخ نے ان کو سکھا دیا ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے، میں اس کو Windup بھی کرتا ہوں، One liner ہے، Implementation of the Constitution آرٹیکل 5 کہتا ہے، Loyalty to the State is inviolable obligation, is the basic duty, sorry, اسی کا دوسرا پارٹ کہتا ہے، (2) Obedience to the Constitutions and law is the 1[inviolable] obligation of every citizen، یہ آئین آپ کو راستہ دے گا اور جس نے بھی اس آئین کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے، قانون قدرت نے اس سے انجام لیا، قانون قدرت نے، کسی شخص نے نہیں، یہ مطلق العنانی کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، یہ خود شاہی کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، یہ ایک خود پرستی کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، جناب سپیکر، اس حکومت کو اس طرح چلایا نہیں جا سکتا، ہمیں اسی فلاحی ریاست کی بنیادیں رکھنا پڑیں گی جس کا خواب بانیان

پاکستان نے دیکھا تھا، ہمیں ان سلامتی ریاست کی طاقتوں کے دروازے روکنے پڑیں گے، تب جا کر یہ امن بحال ہوگا، وہی گندھارا جس کو پھول کی خوشبو کہا جاتا تھا، وہی Indus civilization کے ہم وارث ہیں جہاں پہ مختلف مذاہب کے لوگ اکٹھے رہتے تھے، آج بد قسمتی سے ہم اپنے گلے ایک دوسرے کے کاٹ رہے ہیں، ہم اگر واقعی ان تہذیبوں کے وارث ہیں جو انسان کے عروج کی تہذیبیں تھیں، آپ ہری پور، ہزارہ، سوات، مردان، چارسدہ، یہ وہ گندھارا تھا جہاں سے امن کی آواز اور شانتی کے ساتھ لوگ رہتے تھے، آج ہم گتھم گتھا ہیں، خدارا اس Polarization کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اکٹھا ہونا پڑے گا، بات چیت کرنی، کچھ میرے ذہن میں ہوں گی، کچھ ان کے ذہن میں ہوں گی، تب بیٹھ کر جمہوریت کو بھی دوام ملے گا لیکن ہم ان اداروں کو کیوں ادھر گھسیٹنا چاہتے ہیں سیاست میں؟ اور جس نے بھی گھسیٹا ہے، چاہے وہ ہم میں سے ہے، چاہے ہماری جماعت تھی، چاہے ان کی جماعت تھی، جو غلط تھا، اس کو غلط کہنا پڑے گا، اگر تاریخ کے کسی وقت میں بھی کسی نے غلط کیا، اس کو تاریخ نہیں چھپاتی۔ جناب سپیکر، میں آخر میں صرف یہی کہوں گا، آئین کی عملداری کو Enforce کریں، آئین کی عملداری کو Enforce کریں، تب جا کر یہ امن بحال ہوگا، یہ ہمارے Law enforcement agencies کی جو قربانیاں ہیں، یہ بھی رائیگاں نہیں جائیں گی، آخر میں میں صرف یہی کہوں گا:

ے
یا به دې زه سیال کړم وطنه د جهان
یا به ستا په پښو کښې توري خاؤرې کړمه ځان
ځان به دړې وړې کړم خو تا به کړم ودان
نر یم پښتون یم تاته یادې افسانې زما

شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> سہیل آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اياك نعبد واياك نستعين

ے
تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

سر، شکریہ۔ جناب سپیکر، یہاں پر ہمارے فاضل دوست Constitution کی بار بار بات کرتے ہیں، میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کونسے آئین کی بات کر رہے ہیں؟ کیونکہ اس ریاست میں صرف پاکستان تحریک انصاف کے لئے دو دستور چل رہے ہیں، ریاست تو ایک ہی ہے کیونکہ یہی آئین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے، سب سے پہلے فقرہ اس آئین کا یہ ہے کہ Sovereignty belongs to Allah and then to the people of Pakistan، یعنی طاقت کا سرچشمہ عوام ہے، اگر یہ آئین کو Follow کرتے ہیں تو ان کو یہاں نہیں بیٹھنا چاہیئے کیونکہ عوام نے ووٹ صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کو دیا تھا، (تالیاں) عمران خان کو دیا، یہ شروعات کریں، یہ شروعات کریں اور جو 8 فروری کو عوام کے Mandate پر انہوں نے ڈاکہ ڈالا تھا، یہ سیٹیں

پاکستان تحریک انصاف کو واپس کریں، اس کے بعد اسی آئین کو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم من و عن پہلے بھی مانتے تھے، اب بھی مانتے ہیں، مانے ہیں، مانتے ہیں، اس کے بعد بھی مانیں گے۔ اچھا، ہمارے فاضل دوست کہہ رہے تھے کہ 2013ء سے پاکستان تحریک انصاف والے کہہ رہے ہیں کہ پاکستان بنا تھا، پاکستان 14 اگست 1947ء کو ہی بنا تھا لیکن بدقسمتی سے 9 سال تک اس کا آئین نہیں تھا، 1956ء میں آئین بنا، 1962ء میں بنا، پھر 1970ء میں ایک چیخ اٹھی، ان کی طرف سے اٹھی کیونکہ اسی طرح جس طرح 8 فروری 2024ء کو عوام کے Mandate پر ڈاکہ ڈالا گیا تھا، اسی طرح اس وقت بھی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں یہ نعرہ ان کی طرف سے بلند ہوا تھا کہ "ادھر تم اور ادھر ہم" (تالیاں) اور ان کی وجہ سے پاکستان دو ٹکڑے ہوئے تھے، 1973ء میں آئین بنتا ہے، ان کی طرف سے بنتا ہے، اسی آئین میں لکھا ہے کہ الیکشن، جب Interim government بنتی ہے تو نوے دن میں الیکشن ہو گا، Interim government جو ہے پی ڈی ایم کی ایماء پر ہی بنی تھی، ہمیں تو کسی نے شامل نہیں کیا تھا اس میں، لیکن اس کے باوجود نوے دن میں الیکشن نہیں ہوا، یہ اٹھیں، جنہوں نے نوے دن میں الیکشن نہیں کیا، یہ پہل کریں، ان شاءاللہ تعالیٰ ہم ان کا ساتھ دیں گے، ان کو الٹا لٹکاتے ہیں ڈی چوک پر جنہوں نے آئین کی پامالی کی تھی لیکن کون پوچھے گا؟ کوئی پوچھنے والا ہے؟ "ادھر تم اور ادھر ہم" کا نعرہ انہوں نے لگایا، اس کے بعد جب ذوالفقار علی بھٹو شہید ہوئے، 1985ء کو دوسرا الیکشن ہوتا ہے، انہوں نے نعرہ لگایا تھا، "نہ تم نہ ہم" 1988ء میں پھر الیکشن ہوتا ہے، پھر نعرہ لگتا ہے، 1990ء کو کہ "نہ تم نہ ہم" پھر جمہوریت پر شب خون مارا جاتا ہے، 1993ء میں الیکشن ہوتا ہے، پھر نعرہ لگایا جاتا ہے کہ "نہ تم نہ ہم" 1997ء میں پھر الیکشن ہوتا ہے، جمہوریت پر شب خون مارا جاتا ہے، 2008ء یہ Charter of Democracy sign کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "کبھی تم کبھی ہم" صرف اور صرف عمران خان کے لئے اور عمران خان کو ناکام بنانے کے لئے Friendly opposition کا جو نعرہ لگا تھا وہ بھی ان کے دور سے لگا تھا، ان سب کے پیچھے ان کا راز کیا تھا؟ کیونکہ میرا لیڈر میرا قائد ہی کہتا تھا کہ جب میں ان پر ہاتھ ڈالوں گا تو یہ سب اکٹھے ہو جائیں گے کیونکہ اس وقت تک 2013ء تک یہ نورا کشتی اور مک مکاؤ ہی کھیلتے آرہے تھے، 2013ء تک جمہوریت کا قتل عام کون کر رہا تھا؟ 2013ء تک آئین کی پامالی کون کر رہا تھا؟ ہم تو نہیں تھے اس وقت، ہم تو 2013ء میں آئے، 2013ء میں الیکشن ہوا وہ الیکشن پورے پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف ہی جیتی تھی، اگر یقین نہیں آتا تو 2014ء دھرنے میں عمران خان چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ پینتیس حلقے کھولو اور تمہیں پینتیس پنکچر کا پتہ لگ جائے گا، وہ پینتیس پنکچر جو انہوں نے لگائے تھے، اس میں صرف پانچ حلقے کھلے، سب کے سب بھی انہوں نے دھاندلی کی تھی، 2018ء میں الیکشن ہوتا ہے، اس میں بھی پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کو عوام ووٹ دیتے ہیں، اس پر بھی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے، ان کی طرف سے آواز آتی ہے کہ دھاندلی ہوئی ہے، عمران خان کہتا ہے کہ آجاؤ یہ میدان ہے اور تم سامنے آؤ جو جو حلقہ کھولنا چاہتے ہو کھولو، میں تمہارے ساتھ پھر الیکشن کرتا ہوں، آج 2024ء ہے، پانچ حلقے یہ Select کریں، پانچ حلقے ان کی مرضی کے، ہم اپنا اپنا کارکن وہاں پر کھڑا کریں گے، اگر یہ ہم سے جیتے تو ہم یہ اسمبلی چھوڑ کر چلے جائیں گے، پورے پاکستان میں (تالیاں) ہمارا ادنیٰ کارکن اور ان کے نام نہاد مرکزی لیڈرشپ دیکھتے ہیں کہ کون مقابلہ کرتا ہے؟ جناب سپیکر، یہ آئین بھی جو ہے، ان کے لئے صرف اور صرف کاغذ کا ٹکڑا ہے

جو یہ صرف اور صرف دوسروں کو دبانے کے لئے استعمال کرتے ہیں، یہ آئین ہمیں اجازت دیتا ہے کہ Right to Vote یہی آئین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے، Right to Speak یہی آئین ہمیں اجازت دیتا ہے کہ All citizens are equal، یہی آئین میں لکھا ہے کہ تمام لوگ وہ اپنی رائے کا اظہار بلا جھجک کر سکتے ہیں، ہمارے Sitting senators نے سوشل میڈیا پر یا Twitter پر ایک Tweet کیا، صرف اور صرف ایک اعتراض اٹھایا، ہمارے Sitting senator کو انہوں نے برہنہ کیا، کس نے آواز اٹھائی، ہماری عورتوں اور بچوں کو سڑکوں پر گھسیٹا، یہ اس وقت ان کو نہیں آتا کہ آؤ بیٹھتے ہیں، مل کر پاکستان چلاتے ہیں لیکن جب ان کی باری آتی ہے، ان کی انکھیں جو ہیں، یہاں سے سر پر پہنچ جاتے ہیں لیکن جب یہ پھنس جاتے ہیں تو یہ پھر مک مکاؤ اور نورا کشتی شروع کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے فاضل دوست ہمیں دعوت دے رہے ہیں، ہم بھی چاہتے ہیں کہ جمہوریت مضبوط ہو، ہم بھی چاہتے ہیں کہ یہاں آئین کی بالادستی ہو، قانون کی حکمرانی ہو لیکن صرف یہ نہیں کہ جب ان کا دل کرے تو وہ یہ دعوت دیں اور جب ان کو کرسی کی Offer ہو تو پھر وہ کرسی پر براجمان ہو جائیں، دوسروں کے ساتھ انتقامی کارروائی کریں۔ ہمارے لیڈر عمران خان نے اپنے دور حکومت پر کسی پر ایک کیس بھی نہیں بنایا، جتنے کیسز میں ان کے لیڈران اندر گئے ہیں، وہ ان ہی کے بنائے ہوئے ہیں، 1992ء سے لے کر ابھی تک بجلی کا بوجھ ہم پر ہے، یہ IPPs کے معاہدے کس نے کئے، کس کے دور حکومت میں ہوئے؟ وہ تو شکر مانو کہ 2018ء میں قائد تحریک امام انقلاب جناب عمران خان صاحب آئے اور انہوں نے 2021ء میں IPPs معاہدے 160 پر Low کئے، ورنہ آج 282 اور 288 کے حساب سے آپ لوگ اس پر فائدے دیتے، اچھا وہ ہمارے ایک یونٹ کی بجلی بھی نہیں دیتے لیکن ہم 2200 ارب ان کو دے رہے ہیں، فائدہ کر رہے ہیں، ان IPPs کا حساب لگایا جائے کہ اس میں کس کس کا کتنا کتنا حصہ ہے؟ وہ لائیں، قوم کا پیسہ واپس کریں، یہ چور لٹیرے جنہوں نے پاکستان کی دولت Swiss بینکوں میں، Even Field میں اور 'دبئی لیکس' ہوا ہے، اس میں سامنے آئی ہے، 'پانامہ لیکس' میں سامنے آئی ہے، یہ سارے بھیجیں پاکستان، پاکستان کا پیسہ لائیں، پاکستانی عوام کا پیسہ لائیں، ہم بیٹھتے ہیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے، ان کو گلے بھی لگائیں گے لیکن جن جرنیلوں نے اور جن سیاستدانوں نے اس پاکستان کا پیسہ کھایا ہے، پاکستانی عوام کا پیسہ کھایا ہے، جب تک وہ ملک میں واپس نہیں لاتے، ہم ان کے ساتھ بالکل نہیں بیٹھیں گے۔ جناب سپیکر، آخر میں جو اشعار میں Student life سے بولتا آیا ہوں، وہ آخر میں یہاں کہوں گا:

کہ یہ عظمت باطل دھوکہ ہے

یہ ثروت کافر کچھ بھی نہیں

مٹی کے کھلونے ہیں سارے

یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں

اللہ سے ڈرنے والوں کو

باطل سے ڈرانا مشکل ہے

اگر خوف خدا ہو دل میں
تو قیصر و قصریٰ کچھ بھی نہیں
اللہ سے ڈرنے والوں کو
باطل سے ڈرانا مشکل ہے
اگر خوف خدا ہو دل میں
تو قیصر و قصریٰ کچھ بھی نہیں
دستور بھی ہے تنظیم بھی ہے
تہذیب بھی ہے تعلیم بھی ہے
قرآن میں پنہاں سب کچھ ہے
قرآن سے باہر کچھ بھی نہیں
اسلام جن کو منظور نہیں
قرآن جن کا دستور نہیں
پھر خاک ایسی آزادی پر
یہ ملک و لشکر کچھ بھی نہیں

بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: فضل الہیٰ خان بات کر رہے ہیں، اس کے بعد آپ بات کریں، فضل الہیٰ خان۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ جناب سپیکر، میرے دونوں بھائیوں نے ماشاءاللہ کافی تفصیل بیان کی، میرے بھائی کنڈی صاحب نے کہانی بھی سنائی پاکستان کی، کہ پاکستان 1947ء میں بنا ہے، جی بالکل ہمیں بھی پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے کہ پاکستان 1947ء میں بنا ہے، یہاں پر جو عوام، جو افسران صاحبان، جو میڈیا کے بھائی بیٹھے ہیں، ان کو بھی پتہ ہے کہ پاکستان 1947ء میں بنا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے۔

جناب فضل الہیٰ: کبھی آپ بھی ہمارے بھائی ہوا کرتے تھے، خیر ہے سن لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنا فضل الہیٰ خان، ایک سیکنڈ، اذان ہو گئی ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فضل الٰہی خان، اچھا معزز اراکین، یہ ایڈ جر نمنٹ موشن تھی، امن و امان کی ابتر صورتحال پر بحث احمد کنڈی صاحب نے پیش کی ہے، صوبے میں جاری Target killing، بھتہ خوری، اغواء برائے تاوان، دہشتگردانہ واقعات، ہمارے جو جوان شہید ہو رہے ہیں، سرکاری املاک اور وطن عزیز کی ساکھ کو جو نقصان پہنچ رہا ہے، ملک خداداد پاکستان اور خصوصاً خیبر پختونخوا میں لاقانونیت بڑھ رہی ہے، لوگوں کو از خود سزا اور جزا دینے کا انہوں نے عمل شروع کیا ہوا ہے، پرائیویٹ گروپس نے، جس کا ثبوت گزشتہ دنوں مدین سوات میں پیش آنے والا واقعہ ہے، اب یہ وہ چیز تھی جس پہ ڈیبیٹ ہونی ہے، آپ کو گوش گزار کرتا ہوں کہ کوئی بھی بات کرے، یہ چیز ہے، آپ اسے سنیں توجہ سے، وہ اس Context کے اندر بات کرتے ہیں یا اس Context کے باہر جاتے ہیں، آپ بھی سنیں، ہم بھی سن رہے ہیں، پبلک بھی سن رہی ہے۔ جناب فضل الٰہی خان۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ میرے بھائی نے کہانی دہرائی ہے 1947ء کی، سب دنیا کو پتہ ہے کہ پاکستان 1947ء میں بنا ہے، یہ بھی کہانی دہرائی کہ 1947ء میں کیا ہوا، 49-1948ء اور یہاں تک پہنچ گئے، میں بات کو شارٹ کرنا چاہوں گا، بات یہ ہے کہ آج میرے بھائی کو یہ بھی ذرا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے، ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا ہے لیکن اب میں یہ بھی یاد دلانا چاہوں گا اپنے بھائیوں کو کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو کس نے شہید کیا اور کس طرح کیا؟ ان کے پیروکار آج کون ہیں؟ اس اسمبلی میں کون ہے، مرکز میں کون ہے؟ کیا آپ ان کے ساتھ نہیں بیٹھے، آپ ان کے ساتھ نہیں ہیں؟ یہی تو مسئلہ ہے کہ آپ اور ہم، ہاں ہماری جو Regime change کی بات، وہ کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، Regime change کے بعد صرف یہ ہوا تھا، ان کو ہمارے دور حکومت چاہے پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ کی حکومت ہو، اس میں ڈرون حملے ہوا کرتے تھے، تین سو، تین سو پچاس، پاکستان اور امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان صاحب کی حکومت میں ایک بھی Drone attack نہیں ہوا ہے، نہ کوئی دھماکے ہوئے ہیں اور نہ بھتہ خوری تھی، یہاں پر میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک دوسرے پر تو کیچڑ اچھالنا بہت آسان کام ہے لیکن پھر حقیقت کو سننا بھی پڑے گا، ہمیں بھی سننا پڑے گا، آپ کو بھی سننا پڑے گا کہ ایسٹ پاکستان کا بیڑہ کس نے غرق کر دیا ہے؟ 'کبھی تم اور کبھی ہم' اور کبھی "ادھر تم اور ادھر ہم"، یہ کہانیاں اور بھٹو صاحب کو شہید کرنے والے، آج کے جو مافیا ہیں، سب اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں، آج ہم نے اس صوبے کی فکر کرنا ہے، یہاں پہ آج پورے افغانستان کے اور پاکستان کے بارڈر کے ساتھ آپ کو پتہ ہے کہ باڑ لگا ہوا ہے، میرے اور آپ کے جو بیٹھے ہوئے ہیں گیلری میں، یہ جو مزدور کار لوگ، چاہے یہ سرکاری ملازمین ہیں، یہ بھی مزدور کار ہیں، چاہے یہ پاکستانی عوام ہیں، یہ بھی مزدور کار ہیں، اس کے ٹیکس کے پیسوں پہ باڑ لگا ہوا ہے، پھر دہشت گرد کیسے آتے ہیں؟ پھر دہشت گردی کیسے ہوتی ہے، Drone attack کیسے ہوتا ہے، افغانستان سے کیسے ہوتا ہے؟ یہ سوچنے کی بات ہے اور بیٹھنے کی بات ہے، جیسے میں نے پرسوں کہا تھا کہ عقل کو استعمال کریں گے، دماغ کو استعمال کریں گے، آیا ہم صوبے میں جو صوبے کی ذمہ داری ہے، وہ ہم پورا کریں گے؟ ہمارا آپ سے

وعدہ ہے ان شاءاللہ لیکن جو مرکز کی ذمہ داری ہے کہ بارڈر سے کون آتا ہے، گاڑیاں کیسے آتی ہیں؟ سمگلنگ کیسی ساڑھے تین سال میں ایک افسر یہاں پر بتائے کہ ساڑھے تین سال میں امت مسلمہ کے لیڈر کی جو حکومت تھی، اس میں ایک بتائیں کہ کبھی سمگلنگ تھی؟ نہیں، فیکٹریاں چل رہی تھیں فیصل آباد میں، فیصل آباد کے دوست مجھے ملے، مجھے کہتے ہیں کہ فضل الٰہی خان، فیکٹریوں کو لیبر میسر نہیں، آج لیبر کو فیکٹریاں میسر نہیں، کیونکہ دو نمبری چل رہی ہے، واپڈا اور گیس جو میرے KP کی پیداوار ہے، اس پہ پنجاب میں ہماری بدعائیں لگیں، ان کی فیکٹریاں بھی الحمدللہ تباہ و برباد ہوگئی ہیں اور جو بھی اس ملک میں زیادتی کرے گا، اللہ اس کو شرمائے گا، ایسے بہت سارے لوگ آج شرم کے مارے کوئی کہتا نہیں کہ میں اس ڈیپارٹمنٹ میں جاب کرتا ہوں یا میں اس ڈیپارٹمنٹ کا بندہ ہوں، اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کوئی، جنہوں نے پاکستان کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ میں آتا ہوں، یہاں پر جو حکومتی اور اپوزیشن کے ہمارے ارکان ہیں، ان کو بھی پتہ ہے کہ ہم کیسے آئے ہیں، ہم کو بھی پتہ ہے کہ ہم کیسے آئے ہوئے ہیں؟ اس بات سے نکلتے ہیں آج، آج یہ سوچیں گے کہ جو بارڈر لگا ہوا ہے، میرے اور آپ کے ٹیکس اور غریب عوام جو ماچس بھی خریدتے ہیں تو اس پہ بھی ٹیکسز لگے ہوتے ہیں، جو پانی بھی پیتا ہے، اس پر بھی ٹیکسز لگے ہوتے ہیں، اس میں میری درخواست ہے اپوزیشن سے بھی کہ آپ کی مرکز میں حکومت ہے، چالیس بندوں کی، مجھے پتہ ہے چالیس ایم پی ایز ہیں آپ کے ساتھ اور پھر بھی آپ کی حکومت ہے ماشاءاللہ، میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ چالیس ایم پی ایز سے آپ کی حکومت بنی ہوئی ہے اور ہماری ایک سو اسی (180) سے نہ بن سکی لیکن میں آپ کو پھر بھی یہ ذمہ داری دیتا ہوں اور مبارک باد بھی دیتا ہوں کہ یہاں پہ جو بارڈر لگا ہوا ہے، بارڈر میں آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے، بارڈر کے اندر ہماری ذمہ داری ہے، ہم وہاں پر جدھر سے بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے، کسی بھی ضلع میں کیوں نہیں ہوگا، اس میں کمشنر صاحب، ڈی سی صاحب، ڈی آئی جی صاحب، ڈی پی او صاحب کی ذمہ داری ہوگی، ہم ان سے پوچھیں گے، یہاں پر بلائیں گے اور ہاں اگر کوئی Drone attack ہوگا تو Drone attack کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے، میری درخواست ہے، اپوزیشن کے بھائیوں سے میری التجاء ہے کہ اللہ کا واسطہ ہے، ان غریبوں کا کام بھی تباہ ہوگیا ہے اور یہاں پر امن بھی تباہ ہوا ہے، مزدوری بھی نہیں ہے، یہاں پر میں ایک بات صرف Add کرونگا، Regime change کے بعد جو مہنگائی آئی ہے دو سال میں، پی ڈی ایم کے اشارے سے کام نہیں بنے گا، کوئی ایمان دکھانے سے کام بنے گا، تو ایسا ہے کہ یہاں پر جو مہنگائی آئی ہوئی ہے، دو سال میں پیٹرول ایک سو پچاس سے آج تین سو، آٹے کا تھیلا ہم گھر گھر پہنچاتے تھے چھ سو پچاس روپے، آج تین ہزار روپے پہ ہے، آج آئل اور دالوں کی قیمت دیکھیں، غریب عوام خودکشیاں کر رہے ہیں، اس کا بھی ہمیں جواب چاہیئے کہ دو سال میں خودکشیوں پر کیوں مجبور ہوگئے ہیں لوگ؟ جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہونگا کہ اس میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری ہونی چاہئیں، دو ذمہ داریاں ہیں، ایک مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے، ایک صوبائی پر، صوبائی ہم گارنٹی دیں گے، مرکز کے میرے بھائی اپوزیشن ذمہ داری دیں گے اور اٹھائیں گے کہ مرکز کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ بارڈر ہے، اور Internal صوبے کی ہماری ہے، ہم اپنی پوری کریں گے، یہ اپنی پوری کردیں، باقی وہ سب دنیا کو پتہ ہے، نہ ہم ادھر کی بات کریں گے، نہ ادھر کی بات کریں گے، ہم صرف اپنے صوبے اور اپنے غریب عوام کی بات کریں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اچھا، سیکرٹری صاحب، یہ اذان کس وقت ہوتی ہے؟ ہو گئی ہے، ہم پندرہ منٹ کے لئے وقفہ لیتے ہیں، چھ بجکر پانچ منٹ پہ ہم دوبارہ، یہاں سے وقفہ لیتے ہیں، ایک چھوٹا سا وقفہ لیتے ہیں، ایک دو باتیں، نماز بھی پڑھ لیں، میں ایک دو باتیں جو میں ادھر بیٹھ کر کرنا چاہتا ہوں، ہاں بس اب یہ وقفہ اناؤنس کر دیا میں نے، اب وقفے کے بعد ہی اگلی بات ہو گی، ایک دس منٹ کے لئے وقفہ لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ریاض خان، بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لیں، ٹھیک ہے ناں، اچھا، نہیں ٹھیک ہے، ریاض خان کریں، پھر آپ کریں، پھر عبدالسلام صاحب کر لیں۔

جناب ریاض خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ شکریہ جناب سپیکر، دل خون کے آنسو رو رہا ہے، حقیقت کو چھپایا جاتا ہے اور جھوٹ جگہ بھی بنالیتی ہے، میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ کرم کے حالات کی طرف لانا چاہتا ہوں کہ جب 24 جولائی 2024ء سے 29 جولائی تک کرم میں ایک شدید لڑائی شروع ہوئی تھی، اس میں باون افراد ہلاک اور دو سو پچاس (250) کے قریب زخمی ہوئے تھے، کرم کے حالات کوئی پہلی مرتبہ سے نہیں تھے، اس کے پیچھے بلکہ اس کے پیچھے ایک تاریخ ہے، خاص کر 2007ء سے لے کر 2012ء تک مسلسل کرم کو ان حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 24 جولائی مدگی کلی اور گلاب مالی خیل کی زمینی تنازعہ پر ایک جنگ چھڑ گئی، وہ جنگ کچھ ہی گھنٹوں میں سارے کرم میں پھیل گئی آگ کی طرح، رات کی تاریکیوں میں، اگر یہ میں بتادوں کہ مدگی کلے اور مالی خیل، جو گلاب مالی خیل ہے، کئی سالوں سے ان کے درمیان یہ تنازعہ تھا، ایک سال پہلے اس کا فیصلہ ہوا تھا، اسی دن 24 جولائی کو ڈپٹی کمانڈر آرمی، ڈی سی، ادھر کے ایف سی کمانڈر اور بوشہرہ جو پاڑاچنار کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اس کے مشران اس فیصلے کے اندر موجود ہوئے، اور دونوں نے یہ فیصلہ مانا تھا، صرف بات اس میں تھی کہ کاشت کب کریں گے، تو بوشہرہ والوں نے کہا تھا کہ ابھی آج ہی کاشت ہو گی، مالی خیل گلاب جو ہے، وہ بھی یہی کہہ رہے تھے، اس کے درمیان یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آپ ٹریکٹر وغیرہ لے آئیں اور شروع کر دیں۔ جناب سپیکر، یہ ایک بہانہ تھا، جنگ چھڑ گئی، بوشہرہ جوان لوگوں کے درمیان صلح کرنے والے تھے، رات کی تاریکیوں میں اس کے اوپر حملے کرنے لگے، مسلسل یہ حملے چھ دن تک جاری رہے اور آخری دو دن میں یہ ایک لشکر بن گیا، وہ چار ہزار افراد پر مشتمل تھا، یہ چھوٹا سا گاؤں تقریباً دو سو گھرانوں پر مشتمل ہے، یہ پینتیس کلو میٹر پاراچنار اپر کرم کے درمیان ہے، چار اطراف تو چھوڑ دو، چھ اطراف سے اس کے اوپر مسلسل اس طرح حملہ آور ہو رہے تھے کہ ایک عجیب قسم کا ماحول تھا، کرم میں چار تنظیمیں ہیں، کالعدم تنظیم، انہوں نے یہ سارا کچھ کیا تھا، چار ہزار کا لشکر تیار کر کے Trained بندے تھے، دو تنظیمیں کرم میں رجسٹرڈ ہیں، ایک ہے "انجمن حسینیہ"، دوسرا ہے "انجمن فاروقیہ"، تو اس کے علاوہ یہ تو پہلے میں ڈیمانڈ کر دونگا اس

Floor پہ کہ اس کی جو کالعدم تنظیمیں ہیں، ان کے اوپر کارروائی کیجیئے اس کے خلاف، ساتھ ہی ساتھ مزے کی بات تو یہ ہے کہ دو مہینے پہلے سب کو پتہ تھا کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے، یہ سب سوشل میڈیا پر ایک ریکارڈ ہے، وہ موجود ہے کہ تہران نامی جو ایک گروپ کا سربراہ ہے، وہ بار بار یہ کہتا تھا کہ آپ لوگوں کے اوپر 2007ء کی طرح ہم لشکر کشی کریں گے، جناب سپیکر، یہ بات ٹھیک ہے 2007ء میں اس طرح ہوا تھا، 2007ء میں اس طرح لشکر کشی کی گئی اور پاراچنار کے پچیس گاؤں کو وہ مختلف طریقوں سے سب کو بے دخل کروایا، ساتھ ہی ساتھ لوئر کرم کے جو نیچے علاقہ ہے، اس میں بھی اڑ تیس گاؤں جو ہیں، ایسے بے دخل کرکے اور ان دونوں کے جو بے دخل افراد ہیں، اس گاؤں کو مسمار کیا تھا اور ابھی بھی پاراچنار کے علاقے کے جو پچیس چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں، ابھی تک وہ لوگ صوبے کے دوسرے علاقوں میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں جناب سپیکر، ابھی تک وہ آباد نہیں ہیں، IDPs ہیں۔ نیچے لوئر کرم میں شہاب علی شاہ جو اس وقت پولیٹیکل ایجنٹ تھا، اس نے نیچے گاؤں کو آباد کیا ہے تھوڑا بہت، لیکن ابھی بھی وہ کمزور ہے، وہی بات کر رہا تھا کہ ہم دوبارہ آپ لوگوں کے ساتھ وہی کام کریں گے جو 2007ء میں ہم نے کیا تھا اور اسی طرح ہوا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کرم میں بہت بڑا اسلحہ موجود ہے، اس Floor پہ میں کہہ رہا ہوں، میزائل ہیں، مارٹر سسٹم، مارٹر گولہ، 75 RR، مختلف قسم کے ہتھیار، ہمارے کرم میں ایسا اسلحہ موجود ہے کہ ہم جہاز کو بھی Target کر سکتے ہیں، تو میں اس Floor پہ یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ کرم میں، خاص کر اپر کرم اور لوئر کرم میں جو اسلحہ کے ذخیرے ہیں، ڈپو ہیں، جناب سپیکر، بڑا اسلحہ، اس کو اٹھا لیا جائے۔ سنٹرل کرم میں جناب سپیکر، تین مرتبہ آپریشن ہو چکا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ روڈ جو ہے، اس کو Secure کرنا چاہیئے، بوشہرہ کے لوگ جو اس کے اوپر حملہ آور ہوئے تھے، اس کے اس سسٹم کے علاوہ، لشکر کشی کے علاوہ اس کے اوپر بار بار روڈوں میں Attack کرتے رہتے ہیں، بیس افراد کو قتل کیا گیا ہے اور اڑ تیس افراد line belt میں اس کے شکار ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر، ابھی جو کچھ ہو گیا تھا، کہتے تھے کہ ہمارے لئے روڈ بند ہے، ہمارے ساتھ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ ناانصافی ہے، اس کی میں وضاحت کر لوں، یہ سارے لوگ جو وہاں پر قتل ہو چکے ہیں، کیا یہ ریاست کے لئے انہوں نے جان دی تھی، یہ دو سو پچاس افراد جو زخمی ہو چکے ہیں، کیا انہوں نے ریاست کے لئے قربانی دی ہے جو ان کے لئے ہیلی کاپٹر کا ڈیمانڈ کیا جاتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ کمانڈر نور ولی جو طالبان کا کمانڈر ہے، اگر وہ کل ہمارے ان ریاستی اداروں کے ساتھ یا کسی اور چیز میں وہ زخمی ہو جائے، کیا اس کے اوپر ہم ایف آئی آر کاٹیں گے، 7ATA کی دفعات لگائیں گے یا اس کے لئے بھی ہم ہیلی کاپٹر دیں گے؟ ہاں جی، یہ ہیلی کاپٹر ہم دیں گے لیکن اس کا علاج کروا کر اس کو جیل میں ڈالیں گے۔ میرا ابھی اس Floor سے ڈیمانڈ ہے کہ ان کا ڈیٹا، جو زخمی ہیں، جو قتل ہو چکے ہیں، ان کا ڈیٹا موجود ہے پاراچنار ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں، یہ اس Floor سے میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ ان کا ڈیٹا اکٹھا کیا جائے، یہ کیا گلاب مالی خیل کے خاندان کے لوگ تھے یا دوسرے علاقوں سے اس کو اکٹھا کیا تھا؟ یہ بھی میں بتاتا چلوں، دو افراد گلگت سے آئے ہوئے تھے ٹریننگ کرنے کے لئے اور حملہ آور ہوئے بوشہرہ پر، وہ لوگ بیشک ان کو ہیلی کاپٹر دے دیں، اگر راستہ بند ہے تو راستے پانچ دن مسلسل، چھ دن بوشہرہ والوں کے لئے بند تھے اور ابھی تک وہ محصور ہیں جناب سپیکر، 2007ء سے لے کر 2012ء تک پانچ سال وہ لوگ محصور تھے، خدا کی قسم وہ لوگ نمک کی ایک پوڑی کے لئے ترس رہے تھے جناب سپیکر، اور

یہ لوگ جوان کے گھیراؤ میں، جو بوشہرہ ہے، وہ لوگ جناب سپیکر، ایک جو پوڑی ہے نمک کی، ایک ایک ہزار روپے پہ، تجارت کر رہا تھا، ان لوگوں کو دیتے تھے، ایک ماچس کی تیلی کے لئے وہ لوگ ترستے تھے جناب سپیکر، آگ ایک لکڑی کو لگاتے تھے اور وہ دو دن تین دن اس طرح مطلب مسلسل جلتی رہی، مطلب وہ آگ لگا رہے تھے تاکہ ہمارے لئے اس کی کمی نہ ہو۔ ابھی بھی جناب سپیکر، وہ محصور ہیں وہ لوگ، کل سات آٹھ، جو وہاں پر پچیس زخمی تھے، کل ان کو نکالا گیا جناب سپیکر۔ ہاں جناب سپیکر، اگر روڈ بند تھا، وہ کدھر تھا جناب سپیکر، وہ رئیسان کچہ پکا میں جو شفیع جان نے کہا کہ میرے حلقے میں بند تھا روڈ، وہ سر، کس نے بند کروایا تھا؟ یہ جو کہہ رہا ہے کہ ایمبولینسوں کے اوپر پتھراؤ کیا گیا تھا، میں جناب سپیکر، اس کی مذمت کرتا ہوں لیکن کس کی ایمبولینسوں پر پتھراؤ ہوا تھا، کون اس میں زخمی تھے؟ جناب سپیکر، اس کی بھی انکوائری کی جائے۔ جناب سپیکر، میں اس Floor سے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ کرم کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں کچھ تجاویز دوں گا جو کرم کے امن کے لئے بہت ضروری ہیں جناب سپیکر، کرم میں اگر امن ہو، امن جناب سپیکر، خوشحالی ہے، امن ترقی ہے، امن ہمارے بچوں کا مستقبل ہے، تو ضروری ہے جناب سپیکر، کہ میں کچھ تجاویز دوں، اگر ان کے اوپر عمل ہو گیا تو جناب سپیکر، کرم کا یہ ماحول بالکل بہتر ہو گا جناب سپیکر۔ ایک جناب سپیکر، مری معاہدہ کے مطابق مسائل کا حل نکالا جائے، معاہدہ 2008ء میں ہوا تھا اور دونوں فریقین کو جناب سپیکر، قابل قبول ہے۔ میں وہ ڈیمانڈ کروں گا اس Floor پہ جو سچ ایسا ہو، کہ میں اس کا ثبوت آپ کو پیش کروں۔ دوسرا ڈیمانڈ کرم کو بڑے اسلحے سے پاک کیا جائے اور کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ نمبر تین، سوشل میڈیا کے غلط استعمال پر ایف آئی اے کو بااختیار بنایا جائے جس سے سوشل میڈیا کا غلط استعمال روکا جاسکے۔ بوشہرہ جو پچھلے کئی سالوں سے اپر کرم میں لشکروں کے حملوں کا شکار ہے، کو فوری طور پر پاراچنار جیسے Red zone قرار دے کر اس کو Declare کیا جائے جناب سپیکر، پاراچنار کے لئے جناب سپیکر، ایک بریگیڈ موجود ہے، تو بوشہرہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اان لوگوں کے درمیان یہ سر، بہت ضروری ہے۔ نمبر پانچ، بوشہرہ کے تمام زمینی تنازعات کو مہینے کے اندر اندر حل کرا کر فیصلوں پر عمل درآمد کیا جائے۔ نمبر چھ، کرم اور پاراچنار سے بے دخل کئے گئے IDPs کو اپنے اپنے علاقوں میں آباد کیا جائے۔ نمبر سات، ٹل پاراچنار کو محفوظ بنایا جائے، بلکہ صدہ تا بوشہرہ، صدہ تا تری منگل اور صدہ تا اسکھڑی منگل روڈ کو بھی محفوظ کیا جائے، جس پہ پچھلے کئی مہینوں میں کئی کو قتل کیا جا چکا ہے۔ نمبر آٹھ، لشکر کشی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور ایک علاقے سے دوسرے علاقے جانے والوں حملوں آوروں کو گرفتار کیا جائے۔ جناب سپیکر، آخر میں جناب سپیکر، کرم کے مسائل کا اب مزید تاخیر برداشت نہیں کر سکتا، ہمیں ابھی عملی اقدامات اٹھانا ہونگے تاکہ خطہ میں دوبارہ امن ہو اور امن کا گہوارہ بن سکے۔ جناب سپیکر، وسیم بادامی جو "اے آر وائی چینل نیوز" پر اس نے کچھ غلط بیانی کی ہے، اس کی بھی میں مذمت کرتا ہوں اور جناب سپیکر، ساتھ ہی ساتھ پڑوسی ملک ایران نے بھی اس میں مداخلت کی ہے، اس کی بھی میں مذمت کرتا ہوں جناب سپیکر، اور اب میں اپنی تقریر کو اختتام دیتا ہوں جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ جو آپ نے وقت دیا، Thank you so much.

<u>جناب سپیکر:</u> ملک لیاقت، آپ بات کر لیں۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ بعد میں بات کروں گا لیکن اس سے پہلے میں اپنے حلقے کا ایک مسئلہ ہے جو واپڈا والوں نے ایک عجیب سی کہانی بنائی ہے، آتے ہیں اور لوگوں کے گھروں سے میٹر اتارتے ہیں، لے کر جاتے ہیں، ادھر پھر نئے میٹر Install کرتے ہیں وہ بھی ایسے کہ پتہ نہیں، حقیقت یہ ہے کہ ادھر میٹر ریڈر تو آتے نہیں، وہ بہت زیادہ کم ہیں، لوگ واپڈا کے ساتھ کم ہیں، علاقہ اتنا ہے، ایک میٹر ریڈر کو ملا ہوتا ہے کہ وہ اگر دن رات بھی کام کرے تو وہ نہیں پہنچ سکتا ہے، پھر وہ ایسے اندازے پہ ڈالتا ہے کہ اس گھر کا اتنا ہوا، اس کا اتنا ہوا، تو لوگوں کا گورنمنٹ قرض دار تھا، واپڈا قرض دار تھا ان کا، کیونکہ جس گھر کے دو سو یونٹ خرچ ہوتے ہیں، اس کے اوپر چار سو یونٹ ڈالتے تھے، اس وجہ سے جن لوگوں کے میٹروں میں ریڈنگ زیادہ کم تھی اور پیسے زیادہ دیئے تھے، ان لوگوں نے یہ چالاکی کی، ان کے میٹر چینج کر کے پھر وہ اس کے کھاتے میں نہیں آتے ہیں لیکن جس بندے کے میٹر میں ریڈنگ زیادہ ہے اور پیسے اس نے کم دیئے ہیں تو وہ ان کے کھاتے میں واپس آتے ہیں، یہ تو سراسر ظلم ہے، اس علاقے کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہے یا تو ایسا ہونا چاہیئے کہ جو جس کے پیچھے بل باقی ہے، اس کو بھی معاف کرے اور جس سے زیادہ (بل) لیا ہے، اس کو بھی معاف کرے لیکن یہ بھی غلط ہے، یہ صرف اور صرف ایک سائڈ سے پیسے لیتے ہیں، جب یہ پیسکو کے باقی دار ہوتے ہیں، اس کے بل میں آتے ہیں کہ آپ اتنا باقی دار ہیں لیکن جن لوگوں نے پیسے زیادہ جمع کئے ہیں اور یونٹ کم خرچ کئے ہیں، ان لوگوں کے کسی کھاتے میں پھر نہیں آتے ہیں، وہ لوگ بیچارے دن بدن آتے تھے کہ میں تو ایک بلب جلاتا ہوں، میرے گھر میں تو سولر لگا ہے، میں تو پانچ یونٹ بھی نہیں خرچ کرتا ہوں، یہ میرے پیچھے اتنے زیادہ زیادہ یونٹ بھیجتے ہیں تو ان کو ہم دلاسہ دیتے تھے کہ آخر میں ہو جائیں گے، آخر میں، یہ پچھلے دو سالوں میں سراسر ظلم ہوا ہے لوگوں کے ساتھ، ابھی جن جن لوگوں سے میٹر لیا ہے، اس کو آپ واپڈا چیف کو ادھر بلائیں، وہ Surety دیں کہ جن لوگوں کے بقایاجات ہیں، یہ پیسکو کے اوپر تو وہ بالکل Surety دیں کہ وہ اس سے آگے دو تین مہینے بل نہ لے، چار مہینے بل نہ لے، جتنے بھی اس کے بقایاجات ہیں وہ ختم ہو جائیں، اگر ایسا نہ ہو تو لوگ اتنے مشتعل ہیں کہ یہ میٹر، ہم نے اس کے لئے پیسے جمع کئے ہیں، یہ ہم فیڈر کے لئے پیسے جمع کرتے ہیں، جو Pole ہوتا ہے، اس کے لئے ہم پیسے جمع کرتے ہیں، جتنے بھی بجلی کے کام ہوتے ہیں، ان کے لئے پیسے ہم جمع کرتے ہیں اور پھر واکدار پیسکو ہوتا ہے، وہ بغیر اجازت کے لے جاتا ہے، اس پہ آپ واپڈا چیف کو بلائیں اور پھر میں یہ کہوں گا کہ جس ایڈجرنمنٹ موشن پر بات ہو رہی تھی تو وہ کہانی کسی دوسری طرف چلی گئی، وہ تو Scoring شروع ہو گئی، میں یہ صرف عاجزانہ اپیل کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں بھائی، یہ بات آپ کی ہو گئی، اس کو ہم Summon کر لیں گے، واپڈا چیف کو، ٹھیک ہے، آگے اس موضوع پہ آئیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: اس موضوع پہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے اس پہ یا تو ایسا ہونا چاہیئے کہ پوری حالات خراب ہیں، اس پہ بات ہو لیکن اس طریقے سے تو بات نہیں چلتی، ابھی میں یہ کہتا ہوں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ابھی بدامنی ہے تو پلیز یہ لوگ تھوڑا Calculation کر لیں کہ پچھلے تین سال جب عمران خان کی گورنمنٹ تھی تو اس میں حالات کیسے تھے؟ کسی نے

بھتہ خوری کا الزام لگایا تھا، کبھی کسی کو اغواء کیا گیا، کوئی اغواء ہوا تھا، کسی کے اوپر فائر ہوئی تھی؟ لیکن جب اس کی حکومت ختم ہوئی تو پھر اس کے بعد یہ بھتہ خوری بھی شروع ہو گئی اور لوگوں کو اغواء بھی کرنا شروع ہو گیا، ڈرون حملے بھی شروع ہو گئے اور قسما قسم عذاب شروع ہو گیا، یہ ان لوگوں کو یہ حساب بھی لگانا چاہیئے، کسی کے اوپر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اپنے باریاں دیکھیں کہ ان لوگوں نے کیا کیا ہے، پہلے اور بعد میں؟ وہ تین سال معیاری جو ساری دنیا سمجھتی ہے کہ وہ مثالی رہے ہیں، یقیناً ان لوگوں نے باری بدلنے کی بات کی اور چوبیس وزارت عظمیٰ کی بات کی، اس میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے، زیادہ تر ان لوگوں کی ہوتی ہے، یہ جن لوگوں کی پیداوار ہیں، ان لوگوں کی ہوتی ہیں یا ان فوجیوں کی حکومت آئی یا ان دونوں کی حکومت آئی، باقی کسی کی تو آئی نہیں ہے، یہ پاکستان جو اس دلدل میں پھنسا ہے، اس کے ذمہ دار یہ تینوں ہیں بس، باقی کوئی نہیں، ان لوگوں نے اس پاکستان کو اس حالت میں پہنچایا ہے، یہ اگر اس نے اس حالت میں پہنچایا ہے اور پھر ہم سے پوچھتے ہیں کہ یار یہ پاکستان کیوں دلدل میں ڈوبا؟ یہ پاکستان کے اوپر قرض کیوں اتنا آیا، یہ پاکستان ایسا کیوں ہوا؟ یہ تو عجیب کہانی ہے کہ برائی کر اور لوگ کہتے تھے کہ "نیکی کر دریا میں ڈال"، ان لوگوں کی کہاوت یہ ہے کہ "برائی کر اور پی ٹی آئی کے اوپر ڈال"، یہ تو عجیب کہاوت ہے اور عجیب کہانی ہے۔ سر، ان لوگوں نے، اگر یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ کسی کے بل بوتے پہ آئے تھے تو یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے، آج ان لوگوں کا جو صدر صاحب بیٹھا ہے، یہ کس کے بل بوتے آیا ہے؟ یہ فارم پینتالیس کس کے بل بوتے پر ہوئے ہیں؟ یہ فارم پینتالیس کی جتنی پیداوار ہیں، یہ کس کے بل بوتے پر ہوئے ہیں؟ یہ اس کے اپنے تو نہیں، جو الیکشن کمیشن تھا، وہ اس کے ساتھ مل کر اور ان لوگوں کے ساتھ ملی بھگت سے یہ فارم سینتالیس، یہ نئی ایک چیز، ایک انیس سو سینتالیس (1947) تھا اور ایک فارم سینتالیس ہے، یہ دونوں ابھی انہوں نے ہی کیا ہے، یہ پاکستانی نہیں بھولیں گے، یہ فارم پینتالیس کی پیداوار اپنے۔۔۔۔

<u>جناب محمد اقبال خان:</u> * + + + + + + + +

(تالیاں)

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی:</u> آپ تو خاص کر پیداوار ہیں، اس لئے کیونکہ میں تو نہیں کہتا ہوں، "چور کی داڑھی میں تنکا" یہی ہوتا ہے کہ یہ بیچارہ تو اس دن جب ادھر یہ لوگ جیسے چپکے چپکے جا رہے تھے لیکن ابھی پتہ نہیں شیر بن گئے۔۔۔۔ (تالیاں)

<u>جناب محمد اقبال خان:</u> * +

<u>معاون خصوصی بہبود آبادی:</u> اس لیڈر کے آپ نے بہت چپل پالش کئے ہیں، بہت چپل پالش کئے ہیں آپ نے۔۔۔۔ (شور)

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی:</u> چپل آپ نے بہت پالش کئے ہیں، آپ جو بوٹ پالش کرتے ہیں، چاٹتے رہو، یہ بوٹ چاٹتے رہو۔۔۔۔

(شور)

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی:</u> یہ آپ کے لئے فری ہیں، آپ کے لئے فری ہیں، ہم نہیں چاٹتے ہیں کسی کے بوٹ، آپ بوٹ چاٹتے رہو، آپ بوٹ چاٹتے رہا کرو۔

<u>جناب محمد اقبال خان:</u> * + + + + + + + +

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: آپ جس کی پیداوار ہیں، وہ ساری دنیا کو پتہ ہے، آپ جس کی پیداوار ہیں، وہ ساری دنیا کو پتہ ہے۔

جناب محمد اقبال خان: آپ اصول پہ بات کریں، آپ کو اصول کا پتہ ہی نہیں ہے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: آپ اصول سے بالکل بے خبر اس لئے ہیں کہ آپ نے جو بھی کہا، ہم نے سنا، آرام سے بیٹھو اور سنو، آپ بالکل فارم سینتالیس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک لیاقت۔

(شور)

Mr. Speaker: Sergeant At Arms.

(شور)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی مہربانی کر کے سارے تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، آپ سب تشریف رکھیں تو اس پہ بات کرتے ہیں نا۔

(شور)

جناب سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں، آپ کو اس پہ، آپ بیٹھ جائیں ناں، آپ سارے اس طرح ہے کہ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، اچھا سن لیں ناں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: نہیں جناب سپیکر، یہ بات اس طرح ختم نہیں ہو گی، اس نے ہمارے لیڈر کو گالی دی ہے، ہم نے کسی کے لیڈر کو گالی نہیں دی ہے۔ سپیکر صاحب، آپ اس کو اس ایوان میں اس کا داخلہ بند کر دیں، (تالیاں) اس کی رکنیت معطل کریں اور جب تک یہ آکر معافی نہیں مانگتا، اس کو نہ آنے دیں اس ایوان میں، نہیں، ہم تمام ایم پی ایز اجلاس میں نہیں بیٹھیں گے، ہمارے لیڈر کو، جس کو پوری دنیا مانتی ہے، پورا یورپ اس کی عزت کرتا ہے جو کہ عالم اسلام کا بڑا لیڈر مانا جاتا ہے، یہ معافی مانگے گا تب بات ختم ہو گی تاکہ پھر کوئی اس طرح میرے لیڈر کے خلاف بات نہ کرے۔

جناب سپیکر: آپ ملک ریاض، اس طرح ہے، باقی بیٹھ جائیں ناں، باقی بیٹھ جائیں، ملک لیاقت، اس طرح ہے، ایک منٹ آپ وقفہ کر لیں، اپوزیشن لیڈر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر صاحب، اگر ہم نے غیر قانونی بات کی ہے، آپ بتائیں، آپ نے جب بھی بولا ہے ہم بیٹھ گئے ہیں، ابھی اس پہ آپ نے رولنگ دینی ہے، اس نے میرے لیڈر کے خلاف بات کی ہے، یہ گالی دی ہے، یہ کھلے عام معافی مانگے گا، جب تک اس نے معافی نہیں مانگی، نہیں مانگی ہوگی، یہ اسمبلی نہیں چلے گی، ہم سارے پھر بائیکاٹ کریں گے، یہ حکومت بائیکاٹ کرے گی، (تالیاں) کیونکہ یہ اسمبلی پھر اپوزیشن کی ہے، اس کی مانی جاتی ہے اور ہماری نہیں مانی جاتی ہے، یہ برملا معافی مانگے گا، یہ اس نے جو غلط الفاظ ادا کئے ہیں، ہمارے اخلاق اور ہماری تربیت یہ اجازت ہمیں نہیں دیتے ہیں، اس کی تربیت ہی غلط ہوئی ہے اس لئے اس نے یہ باتیں کی ہیں اور اس پہ آج آپ نے رولنگ دینی ہے، اس بندے کو اسمبلی میں نہیں چھوڑنا ہے کیونکہ یہ پہلے سے مجرم ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے کیا بولا ہے؟ اس طرح ہے ملک لیاقت صاحب، مجھے ایک منٹ، یہ اپوزیشن لیڈر صاحب کھڑے ہیں، اپوزیشن لیڈر صاحب، ایک بات ہمارے اس ہاؤس میں طے ہو چکی تھی، آپ کی طرف سے کوئی بھی بات ہوتی ہے، میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ نے نہیں بولنا ہے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: لیکن ہم نے کسی کے لیڈر کو گالی کبھی نہیں دی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سن لیں ناں، سن لیں، سن لیں، او بھائی! سن لو ناں، سن لیں، بیٹھ جائیں آپ، ابھی تک ماحول بڑا اچھا، ملک صاحب، آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر، اس بندے نے جب تک معافی نہیں مانگی تو اس کو اس ایوان میں نہ چھوڑیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھہریں، آپ تشریف رکھیں، اس ہاؤس میں بالکل ڈسپلن سے کارروائی چل رہی تھی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا اگر رویہ رہا، آپ یہ دیکھیں کہ توازن بھی برابر نہیں ہے اور اگر یہی Behavior حکومتی بنچوں کی طرف سے ہو گیا تو پھر یہ بڑا میرے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا، اس ایوان کو پر سکون طریقے سے Run کرنا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اقبال وزیر صاحب کو اس قسم کی حرکت نہیں کرنی چاہیئے اور نہ اس قسم کے الفاظ کہنے چاہئیں، ہم ساروں کو یہ تبلیغ کرتے ہیں، اس KP اسمبلی کی کارروائی کو لوگ بڑا سراہتے ہیں کہ جتنی Peacefully یہاں سنی جاتی ہے ایک دوسرے کی بات، کسی اسمبلی میں بھی نہیں سنی جاتی، یہاں روایات کے، اقدار کے تقاضے جو ہیں وہ بھرپور طریقے سے نبھائے جاتے ہیں، اگر اس طرح کی باتیں ہونگی تو پھر یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اسمبلی کا ماحول خراب ہوگا اور میں اگر ضرورت پڑے گی تو Rule 227 کے نیچے میں پھر اس کی ممبر شپ Suspend کر دونگا، I am giving him a warning. (تالیاں) کسی بھی لیڈر کے بارے میں، تمام لیڈر اس پاکستان کے ہیں، عوام انہیں منتخب کرتے ہیں، عوام کو Lead کرتے ہیں، Civil supremacy کے لئے وہ کام کرتے ہیں، ان کا احترام سب کے لئے لازم ہے اور ہونا چاہیئے، جو لوگ سول سوسائٹی کو اوپر اٹھانے کے لئے کام کرتے ہیں، آپ انہیں کے پیچھے اگر ایسے الفاظ ادا کرینگے تو پھر تو بات ہی کوئی نہیں ہوگی ناں، پھر تو اس اسمبلی کی ضرورت ہی نہیں ہے، پھر تو یہ چوکوں اور چوراہوں میں بڑے آرام سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ اس واقعے پہ کچھ کہیں گے۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر، بہت Unfortunate ہوا جو بھی ہوا، آپ والی بات، آپ کو میں Appreciate بھی کرتا ہوں کہ آپ بہت صحیح طریقے سے اس ہاؤس کو چلاتے ہیں، یقیناً یہ بات ہے کہ کسی بھی لیڈر کو، کسی بھی بزرگ کو یا آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں ہمیں نہیں نکالنی چاہئیں، یہ جو ہاؤس ہے، یہ Represent کرتا ہے پورے صوبے کے عوام کو، یہاں سے غلط میسج نہیں دینا چاہیئے، پورے صوبے کو غلط تاثر جاتا ہے، میں اپنی طرف سے یہ معذرت بھی کرتا ہوں، نہیں ہونا چاہیئے، (تالیاں) کسی کا بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ اب میں نے First speech میں یہ کہا تھا، چیف منسٹر صاحب نے تقریر کی، پھر میں نے تقریر کی، اس نے بھی یہ باتیں کیں، میں نے کہا کہ میں پاگل نہیں ہوں، کسی اور لیڈر کو اگر میں گالیاں نکالتا ہوں تو میں Purchase کرتا ہوں اپنے لیڈر کے لئے، مطلب کسی کو بھی آپ غلط بات کہیں تو آپ کو Rebuttal ملے گا، تو یہ بہت Unfortunate واقعہ ہے، ایک بار پھر مذمت کرتا ہوں، (تالیاں) آپ سے بھی درخواست ہے کہ آج جو کچھ ہوا، یہ ایڈجرنمنٹ Basically تھی Law and Order کے لئے، بد قسمتی سے کسی اور طرف چلی گئی، یہ ہماری بد قسمتی ہے کیونکہ یہ Elected representatives ہیں اس صوبے کے، آج اگر Peace جرگے کے نام سے کوئی Call کرے لوگوں کو تو ہزاروں لوگ جمع ہوتے ہیں، ہم پولیٹیکل پارٹیز اس میں فیل ہو چکے ہیں کیونکہ آج بھی ہم کسی اور ڈیبیٹ پر چلے گئے ہیں، یہ ڈیبیٹ Purely یہی تھی، جو لوگ Face کر رہے ہیں، آج کل جو حالات ہیں، اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیے تھی، بد قسمتی سے وہ کچھ اور طرف چلی گئی لیکن ایک بار پھر میں کہتا ہوں کہ ہم آپس میں کسی کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ کسی کی دشمنی نہیں، ہم بھائی بھائی ہیں، ہم سارے آج جو بات کر رہے ہیں، پورے صوبے کے عوام کے لئے کر رہے ہیں اور جو حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں، اس میں سارے Involve ہیں، یہ ہر ایک کا اس میں شیئر ہے لیکن اس طرح اگر ہم ایک دوسرے کو طعنے دیتے رہے، یہ بات کرتے رہے تو پھر جو اصل ایشو ہے، ہم Divert ہو جاتے ہیں، تو خدا نہ کرے کہ ہم Divert ہوں اور اس طرح واقعات آئندہ نہیں ہونے چاہئیں، ماحول ٹھیک رکھنا چاہیئے، یہ ہمارا کلچر ہے، پختونوں کا بھی یہ کلچر ہے اور یہ کلچر سے ہٹ کر ہمیں کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ ملک لیاقت کا مائیک On نہ کریں، پہلے ملک لیاقت صاحب، میری بات سن لیں آپ، آپ بولنے سے پہلے میری بات سن لیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: ہمارے لیڈر کے بارے میں انہوں نے غلط بات کی ہے، جس جس ممبر نے غلط بات کی ہے، وہی معافی مانگے، ہم سب سے معافی مانگے، اپوزیشن لیڈر یا باقی ممبران کی معافی انہیں نہیں منظور، جب تک متعلقہ ممبر معافی نہیں مانگتا، ہاؤس کو نہیں چلنے دینگے، ہم سب Strike کریں گے، جب تک اس نے معافی نہیں مانگی ہے، اس ایوان سے اس نے معافی نہیں مانگی، پاکستان تحریک انصاف کے اور عمران خان کے حوالے سے اس نے جب تک معافی نہیں مانگی ہے، یہ اسمبلی پھر ادھر میرے خیال میں ایسی جگہ بنے گی کہ پھر ادھر خون ہی بہے گا، ایسا نہیں چلنے ہم دینگے، کبھی بھی چلنے نہیں دینگے، ادھر ہم کسی کا بھی لحاظ نہیں کرینگے، جو بھی غلط بات کرے گا اس کا ہم بھرپور جواب دینگے۔

جناب سپیکر: سنیں ناں، سن لیں، آپ سن لیں، بات تو سن لیں ملک لیاقت صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جب تک یہ ہمارا مطالبہ نہیں مان لیتے، یہ ہاؤس نہیں چلنے دینگے، ادھر کوئی کسی کا غلام نہیں ہے، کوئی کسی سے نہیں ڈرتا۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے، اقبال وزیر صاحب، ایک منٹ آپ بیٹھیں، ملک صاحب، آپ بھی بیٹھ جائیں، آپ پلیز بیٹھ جائیں، یہ ناخوشگوار بات ہوئی، اقبال وزیر صاحب نے غلط حرکت کی، آپ لوگوں کے جذبات کو مجروح کیا اور دیکھنے والے بہت سارے لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہونگے، ہم پھر یہ یاد کراتے چلیں اقبال وزیر صاحب کو، کہ ہمارے درمیان ایک بات طے ہوگئی تھی کہ اپوزیشن بولے گی، گورنمنٹ سنے گی، گورنمنٹ بولے گی تو اپوزیشن سنے گی، کوئی آدمی اگر غلط بات بولتا ہے تو یہ Live جا رہا، یہ سارے آپ کا سیشن جو ہے Live جا رہا ہے، اسے صوبے کے لوگ دیکھ رہے ہیں، میڈیا کے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، Visitors یہاں آئے ہوئے ہیں، افسران اس صوبے کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، تو جو اگر کوئی غلط حرکت کرے گا یا غلط بات بولے گا تو اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے دیکھنے اور سننے والا جو اسے Appreciate کرے گا۔ ملک لیاقت صاحب، اپوزیشن لیڈر صاحب یہاں کھڑے ہوئے، انہوں نے Open heart آپ سے معذرت کی، On behalf of Iqbal wazir Sahib.

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر صاحب، جس نے میرے لیڈر کے خلاف باتیں کیں، وہی معافی مانگے گا۔

جناب سپیکر: سن لیں، سن تو لیں ناں، سن لیں، دیکھیں، ہمیشہ کے لئے جب کوئی چھوٹا، وہ عمر میں چھوٹا ہو، بلحاظ عہدہ چھوٹا ہو تو بڑے جو ہے ناں، جب کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے تو بڑے پھر اس بات پہ پردہ ڈالتے ہیں، اس بات کو سمیٹتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جس طرح، اچھا سن لیں ناں، اس طرف دیکھیں، اس طرف، یہ اقبال وزیر صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد اقبال خان: جناب سپیکر صاحب، یہ سب جو بیٹھے ہوئے ہیں، الحمد اللہ یہ کسی نے نہیں کی ہے، اپنے حلقے سے آئے ہوئے ہیں تو غلط بات، کسی کو نازیبہ الفاظ کہیں، یہ اس کے لئے میرا دل نہیں ہے، میری طرف سے اچھا نہیں ہے۔ اس کی طرف سے فارم پینتالیس فارم سینتالیس، یہ کیا بات ہے؟ آپ پیسکو ٹیسکو پہ بات کر رہے ہیں، بیچ میں فارم پینتالیس فارم سینتالیس کی بات کر رہے ہیں، یہ کیا ہو گیا؟

جناب سپیکر: وہ کہتا ہے میں نے فارم سینتالیس پینتالیس پہ بات کی، تمھارے لیڈر پہ بات نہیں کی، آپ نے ہمارے لیڈر کے۔

جناب محمد اقبال خان: نہیں، لیڈر تو میرا ہے، ان کا ہے، بات ہی لیڈر کی ہے ہماری تو بات نہیں ہے، لڑائی لیڈر کی ہے، ہم اپنے لیڈر کی طرف اور یہ اپنے لیڈر کی طرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے۔

جناب محمد اقبال خان: جناب سپیکر صاحب، لڑائی ہی لیڈر کی ہے، میری تو نہیں ہے، پارٹی کی ہے۔

جناب سپیکر: یار،اس طرح Cross talks نہ کریں ناں، پھر۔

(شور)

جناب سپیکر: ان کو Out کریں،اپوزیشن لیڈر صاحب۔

(شور)

("عمران خان زندہ باد"،"فارم پینتالیس زندہ باد" اور "فارم سینتالیس مردہ باد" کے نعرے)

جناب سپیکر: In exercise،اپوزیشن لیڈر صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ آج اپوزیشن لیڈر صاحب، The behavior is not appropriate, the behavior of Iqbal Wazir is not appropriate.

معاون خصوصی بہبود آبادی: ابھی آپ نے Behavior دیکھا سپیکر صاحب، معافی مانگے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نہیں چاہتا کہ باتیں آگے جائیں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز بیٹھ جائیں، Order in the House, please. وزیر صاحب کا مائیک On کر دیں۔

(شور)

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میرے لیڈر کی بے توقیری ہوئی ہے، میں برداشت نہیں کرتا ہوں، اگر آپ نے اس اسمبلی کو پھر ادھر جنگ کا میدان نہیں بنانا ہے، ابھی ایک رولنگ دے دیں، اس بندے کو نکال دیں یا یہ کھلے عام معافی مانگے، یہ دو باتیں ہیں بس۔

جناب سپیکر: لیڈر آف اپوزیشن، آپ اس میں Comment کریں، نہیں تو میں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: یار۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کو باقی ماندہ اجلاس کے لئے باہر نکال دیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میں کسی تندور کے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد اقبال خان: * + + + + + + + + دا Floor دے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: داد°° یر غلط الفاظ او وئیل، زمایہ° ردے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب محمد اقبال خان: یہ°رستادے،زمانہ دے۔

جناب سپیکر: ہوش میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر کا مائیک On کریں بھائی۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر صاحب

جناب سپیکر: اچھا، ملک صاحب، آپ بیٹھ جائیں، میں ان کو۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے بھی، میں اٹھ گیا، اس طرح ہاؤس میں ناخوشگوار واقعات آتے ہیں، پہلے بھی Precedent ہے، جب میں نے On the Floor معذرت کرلی تو اس کو Accept ہونا چاہیئے اور یہ بات یہاں ختم ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ملک لیاقت صاحب، ملک لیاقت، آپ بیٹھ جائیں ناں، بیٹھ جائیں، آصف، بیٹھ جائیں، نہ کریں، یار، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، عبدالسلام آفریدی صاحب، بیٹھ جائیں پلیز، سجاد خان، شاہ تراب، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ سارے لوگ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، اپوزیشن لیڈر صاحب، آپ بات کر رہے تھے، آپ کی بات انہوں نے سنی نہیں، اپوزیشن لیڈر کا مائیک On کریں بھائی۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر، میں یہی کہہ رہا تھا کہ یہ ناخوشگوار جو بھی واقعات ہوئے تو یہ اس ہاؤس سے جو بھی چیز باہر جاتی ہے، غلط ہو تو ہم سب اس پہ ظاہری بات ہے، کوئی بھی اچھا نہیں لگتا، جو کچھ
بھی ہوا تو میں نے معذرت کرلی، ابھی چاہیئے کہ وہ Accept کر کے یہ مسئلہ رفع دفع ہو۔

جناب سپیکر: اصولاً یہی ہونا چاہیئے، جب ایک بڑا آدمی معذرت کرلیتا ہے اور Open heart apology کرتا ہے تو ہمیشہ کے لئے یہ قاعدہ وضابطہ رہے کہ اس کو Accept کیا جاتا ہے۔جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی معذرت کی ہے، ہم بحیثیت پارلیمانی لیڈر، پاکستان پیپلز پارٹی بھی ان سے دست بستہ معذرت کرتے ہیں، اگر کسی اپوزیشن ممبر سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہے جس سے ان کی مطلب ہے، عزت مجروح ہوئی ہے، کیونکہ ہم نے ایک ضابطہ اخلاق رکھا، میں ابھی بھی ان دوستوں سے یہ کہہ رہا تھا، یہ ہاؤس اگر چل رہا ہے تو اس کی زیادہ نیک نامی

حکومت وقت کی طرف ہے۔جناب سپیکر، ہمیں آپ پہ فخر ہے، جس طریقے سے آپ ہاؤس کو چلارہے ہیں، جتنا آپ اوپن ڈیبیٹ کروارہے ہیں، Definitely ڈیڑھ سو کے ہاؤس میں کہیں نہ کہیں ایسی بات آجاتی ہے، کبھی مجھ سے غلطی ہوگی، کبھی دوسرے سے غلطی ہوگی لیکن اگراس غلطی پہ کوئی معافی مانگ لے تو میرے خیال میں اس سے بڑاپن اور کوئی نہیں ہوسکتا، بحیثیت سپیکر آپ میرے خیال میں اس چیز کواب آگے بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عدنان خان۔

جناب احمد کنڈی: ان معزز دوست میں سے اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے، Law and Order پہ بات ہو، ہمارے عدنان بھائی اگر کریں، تھینک یو۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں بھی اپنے جمعیت علماء اسلام، فضل الرحمان گروپ کی طرف سے اپنی حکومتی بنچز سے معذرت کرتا ہوں، ہم ان کے پاؤں پڑتے ہیں کیونکہ یہ جو ناخوش گوار واقعہ ہوا ہے، یہ ایوان جس خوش اسلوبی سے آپ کی سربراہی میں چل رہا ہے، آپ کی مہربانی ہے، کبھی کبھار انسان ہے، کچھ باتیں ایسی نکل جاتی ہیں کہ انسان کے اس میں نہیں ہوتیں، پھر جو الفاظ بولے جاتے ہیں وہ واپس نہیں آسکتے ہیں، ابھی اگر ہم چاہیں، جتنی بھی یہاں پہ لڑائی کرلیں، جتنی بھی ہم یہاں پہ ایک دوسرے کو غلط باتیں بھی کہتے ہیں، جو الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں وہ واپس نہیں آتے، ہم معذرت کرتے ہیں، ہم اپوزیشن کی طرف سے حکومت سے ہر طریقے سے معذرت کرتے ہیں اور یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اس کو میں آپ کی Chair سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اس کو کارروائی سے حذف کردیں، Expunge کردیں، یہ جو نازیباالفاظ استعمال ہوئے ہیں، جو یہاں پہ ماحول بنا تھا، یہ میں آپ کی Chair سے ریکویسٹ کرتا ہوں، Expunge کردیں، باقی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ باقی معمول کی کارروائی چلاتے رہیں، مہربانی۔

(شور)

جناب سپیکر: ملک صاحب، اقدار کا خیال کریں، اقدار کا خیال۔

(شور)

جناب سپیکر: اقبال، جی نثار۔

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا کوم څه چې هاؤس کښې اوشو او څنګه چې جناب سپیکر صاحب، تاسو ته پخپله باندې ذکر اوکړو چې دا هر څه Live چلیږی خو ټول بهر دنیا به ئے ګوری یا په دې مهمان ګیلرئ کښې خلق راغلی دی، هغوی هم ناست دی، دا ډیره افسوس ناکه ده، دا ډیر معزز ایوان دے او ډیر، مونږه او تاسو دې ته اهمیت نه ورکوؤ او مونږه او تاسو چې دې ته Value نه ورکوؤ نو ډیر داسې قوتونه شته چې دا ایوان چې کوم دے، De value کول غواړی چې د عام اولس په نظر کښې د دې اهمیت ختم شی، نو پکار دا ده چې مونږ د برداشت نه کار واخلو، ټول لیډران زمونږ

د پاره محترم دی، خبره چې کوؤ نو په Facts and figures باندې به ئے کوؤ، په دلیل باندې به کوؤ او په پارلیمانی لہجه کښې به کوؤ چې یو بل ته پیغورونه ورکوؤ، کنځل کوؤ نو زما نه دے خیال چې دا ایوان به اوچلیږی او یا بهر اولس او قوم چې زمونږ نه کوم Expectation لری نو هغه ډیر بدل دے، دا وخت په دومره اهم ایشو باندې خبره کیدو والا وه، په امن و امان چې په ټول پختونخوا وطن کښې ځائې په ځائې د امن خبره کیږی، په زرګاؤ، لکهاؤ خلق په هغې کښې شریک کیږی او د هغوی ټولو دې پارلیمان ته خیال دے چې دا پارلیمان ممبران به مونږته تحفظ راکوی، دا به مونږ له د دې مسئلې څه حل ګوری او دلته چې مونږ اوګورو، ماحول بې ادبی دې معاف وی، ډیر غیر سنجیده وی، مچهلی بازار ترې جوړ شوے دے، یو د یو په لیډر الزام، بل د بل په لیډر باندې الزام او Point scoring روان دے، هیڅ فائده نشته دے، نه ئے تاته فائده شته دے، نه قوم ته فائده شته دے، زه په دې بد امنئ خبره کول غواړم چې په مینځ مینځ کښې دا خبره ختمه هم شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نثار اس طرح ہے، پہلے مجھے اس مسئلے کو۔

<u>جناب محمد نثار:</u> سر، یوہ° غوا°م-----

<u>جناب سپیکر:</u> سن لیں ناں، پہلے اس کو Settle کرنے دیں مجھے، دیکھیں ہم Smooth وہ چاہتے ہیں، اس طرح ہے، شاہ تراب، آپ بھی بیٹھ جائیں پلیز، وزیر قانون، اس ایوان میں تمام، میں اس کے الفاظ کو بھی Expunge کرتا ہوں، اس کو۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اسے کہیں کہ خود یہ چلا جائے، اسے کہیں خود چلا جائے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، میں نے بھی، وزیر قانون کا مائیک On کریں، جناب وزیر محترم۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ جناب سپیکر، یہ بڑا Unfortunate تھا، یہ سب کو پتہ ہے کہ پی ٹی آئی کا جو ورکر ہوتا ہے، وہ اپنے لیڈر کے ساتھ جو کہ امت مسلمہ کا لیڈر رہے، ان کے ساتھ ہمارا جو جذباتی تعلق ہے، میرے خیال میں ہمارے ماں باپ، ہمارے بچے ان پر قربان، اس دھرتی کے لئے (تالیاں) جناب سپیکر، مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ احمد کنڈی صاحب جیسے ہمارے سینیئر پارلیمنٹرین چونکہ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن جو تھی وہ Law and Order کے حوالے سے تھی لیکن میرا یہ خیال ہے کہ وہ Law and Order سے زیادہ انہوں سیاسی تقریر کی، ہمیں سیاسی تاریخ کے پس منظر میں لے کر گئے ہیں لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ میرا اس پارٹی سے تعلق ہے، اس لیڈر سے تعلق ہے، اس منشور سے تعلق ہے کہ جس نے اس ملک میں الحمد للہ ایک علم بلند کیا، جس نے Rule of law کے لئے آواز بلند کی، جس نے Supremacy of the Constitution کے لئے اپنی آواز بلند کی، جس نے Civilian supremacy کے لئے آواز بلند کی۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے بھی کافی الیکشنز ہوئے ہیں، سیاسی حکومتوں کو گھر بھیجا گیا، اپنے Tenure پورا کرنے سے پہلے شب خون مارا گیا لیکن میں

تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ وہ So called سیاسی لوگ یا سیاسی جماعتیں وہ کن کی پیداوار تھیں؟ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ جن کو کل تک ان کے لیڈر ڈیڈی کہا کرتے تھے، ان کے بل بوتے پر ایک پارٹی وجود میں آئی، اس پارٹی نے اس ملک کے ساتھ جو کیا، پوری دنیا Decentralization کی طرف جا رہی تھی لیکن ہمارے ملک میں Nationalization کی پالیسی لائی گئی، یہاں پہ Centralization کی پالیسی لائی گئی، یہاں پہ انڈسٹری کا بیڑا غرق کیا گیا، یہاں پہ Investment کا بیڑا غرق کر دیا گیا Early seventies (1970) اور Eighties (1980) میں، مجھے بڑی خوشی ہوتی، اگر آج کنڈی صاحب یہاں پہ کہہ دیتے، برملا کہہ دیتے کہ جو ہوا تھا وہ تو ہوا تھا، غلطیاں سب سے ہوئی ہیں، چلیں انہوں نے تھوڑا بہت Accept بھی کیا لیکن سارا کا سارا ملبہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف اور میرے قائد اور میری پارٹی پہ ڈالا لیکن جناب سپیکر، ان کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے اگر ہم تاریخ اٹھائیں تو Dictators کا دامن انہی کی پارٹی نے پکڑا اور Recent اسی پہ لے آتے ہیں، Supremacy of the Constitution-----

(اذان مغرب)

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، انہوں نے بات وہی فلاحی ریاست، دوسری طرف Security state، سلامتی ریاست، فلاحی ریاست اس طرح سے بنتی ہے کہ ان کے الیکٹڈ وزیر اعظم جو کہ سپریم کورٹ نے ان کو گھر بھیجا، کس کی ایماء پہ بھیجا، ان کی کیا غلطی تھی؟ جناب سپیکر، اگر شاید اس ایوان میں بیٹھے لوگوں کو یاد ہو کہ ان کو Raja rental power کہا جاتا تھا، آج جو ہمارے عوام بھگت رہے ہیں، لوڈشیڈنگ جو ہمارے عوام بھگت رہے، مہنگے مہنگے بل، یوٹیلیٹی بل، یہ انہی کا شاخسانہ ہے، پچپن سال ان کو کس نے روکا تھا کہ وہ عوام کے لئے سستی بجلی پیدا کریں، ڈیم ہائیڈرو پاور سے سستی بجلی بنائیں، دوسری طرف Un irrigated land, Irrigation سے وہ سیراب کریں۔ جناب سپیکر، پچپن سال Criminal negligence انہوں نے کی ہے، انہوں نے عوام کو سستی بجلی نہیں دی، دوسری طرف انہوں دھڑا دھڑ IPPs لگائے، کیا وجہ تھی کیونکہ IPPs ان کے فرنٹ مینوں (Front men) کے تھے، انہوں نے اربوں روپے کرپشن کے کمیشن بٹورے، آج ہمارے عوام بھگت رہے ہیں، آپ جائیں، میں تو اپنے حلقے میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ لوڈشیڈنگ ہے، شکر ادا کرو، اگر لوڈشیڈنگ نہ ہوتی تو اللہ کی قسم اتنے بل آجاتے کہ آپ لوگوں کی کمر ٹوٹ جاتی، جس طرح کہ کراچی اور دوسرے شہروں میں ہو رہا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، آج پاکستان کے عوام مہنگے بلوں کی وجہ سے اپنے بچوں کو زہر دے رہے ہیں اور خود بھی زہر کھا رہے ہیں، خودکشیاں کر رہے ہیں، یہ کھلواڑ عوام کے ساتھ کس نے کی، Domestic utilities وہ استعمال تو چھوڑیں، ہماری آج ہزاروں کی تعداد میں جو کہ ہماری Economy کی Backbone ہے، ہماری انڈسٹریز بند ہیں، ہماری Textile industries بند ہیں، ہمارے Textile investors یہاں سے Relocate ہو کر بنگلہ دیش چلی گئے، یہ کن کا شاخسانہ تھا؟ یہ انہیں کا شاخسانہ تھا، پاکستان تحریک انصاف وہ پارٹی ہے، Rigging ہر الیکشن میں ہوتی رہی ہے، شروع سے Elections rig ہوتے رہے ہیں، Seventies eighties (80s, 70s) سے Elections rigs ہوتے رہے ہیں لیکن پہلی دفعہ علم بغاوت کس نے بلند کی؟ 2013ء میں پینتیس پنکچر کے خلاف

دھرنا کس نے دیا؟ جناب سپیکر، الحمد للہ میرے لیڈر نے۔ جناب سپیکر، یہ بات کرتے ہیں کہ کس کے کندھوں پہ یہ لوگ آئے ہیں؟ یہ سراسر الزامات ہیں، الحمد للہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ عمران خان تیس چالیس سال سیاست اور کر لیتے، انہوں نے کبھی اقتدار میں نہ آنا تھا، اگر یہ سوشل میڈیا کا دور نہ آجاتا، 11-2010ء میں سوشل میڈیا کی وجہ سے الحمد للہ لوگوں میں Awareness آئی، خان صاحب کا گھر گھر ان کا پیغام پہنچا، لوگ باشعور ہوئے، آج الحمد للہ وہ شعور آچکا ہے کہ تمام ادارے ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے، مجھے بڑی خوشی ہوتی، اگر کنڈی صاحب یہ کہتے، ان کے لیڈر کے بیان ریکارڈ پہ ہے، فارم سینتالیس کہتے ہوئے ان کو غصہ آجاتا ہے، دو تین اپوزیشن، تین چار بندوں کے علاوہ میرے خیال میں سارے کے سارے فارم سینتالیس کے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس لئے توان کو غصہ آجاتا ہے، وہی ان کو جو کہتے ہیں کہ چور کی داڑھی میں تنکا، ملک لیاقت صاحب نے تو کسی کا نام نہیں لیا تھا، ان کو خواہ مخواہ غصہ آگیا، مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ جو یہ جمہوریت کے چیمپئن بنے پھرتے یہ لوگ، یہ پارٹیاں، نام نہاد جمہوری پارٹیاں، ان کو دیکھ لیں، ان کے کرداروں کو دیکھ لیں، میں دور ہسٹری میں نہیں جانا چاہتا، چونکہ ٹائم بہت کم ہے، نماز کا ٹائم ہے لیکن صرف خان کا گناہ کیا تھا؟ سائفر آیا، باہر سے اشارے ملے، یہاں پہ خرید و فروخت کی منڈی لگی، کسی کو یاد ہے کہ وہ منڈی کس نے لگوائی؟ سندھ، بلوچستان ہاؤس میں کس نے لگوائی، ان کے لیڈرز نے لگوائی، مجھے خوشی ہوتی اگر یہاں پہ وہ اس کا بھی افسوس کر لیتے۔ جناب سپیکر، اس کے بعد ظلم و زیادتیوں کے پہاڑ توڑے گئے، میرے لیڈر کے خلاف وہ نازیبا کیسز بنائے گئے، جس کے اوپر پوری انٹرنیشنل کمیونٹی میں بندے کو شرم آجاتی ہے، پورے اسلامک ورلڈ، ستاون اسلامی ممالک میں بندے کو شرم آجاتی ہے، ایسے ایسے بیہودہ کیسز بنائے گئے، انہوں نے تو Condemn نہیں کیا، میرے لیڈر شپ کے ساتھ کیا ہوا؟ کیسی پریس کانفرسیں کی گئیں، کیسے کیسے طریقوں سے ایف آئی آرز کاٹی گئیں، کیسے ظلم و ستم کئے گئے، کیسے گھروں کی بے پردگی اور بے عزتیاں کی گئیں؟ لیکن ان کو یہ پورے سسٹم میں So called ہماری جمہوری پارٹیز نے کبھی بھی انہوں نے Condemn نہیں کیا، مجھے بڑی خوشی ہوتی، اگر یہ آج کم از کم یہ مان لیتے کہ 'کیئر ٹیکر' حکومت یہ بڑے دڑھلے سے کہہ لیتے ہیں کہ ان کی 1973ء کا آئین جو ہمارا تحفہ ہے، اٹھارہویں ترمیم ہمارا تحفہ ہے، 1973ء کے آئین کو توڑا گیا، نوے دن میں الیکشنز کرانے تھے، نہیں کرائے گئے، آپ کی پارٹی نے پی ڈی ایم ساری جماعتوں نے جنہوں نے ناجائز طریقے سے ایک الیکٹڈ حکومت کو گرایا تھا، حکومت بنائی، پھر اس کے اوپر دھڑلے سے آپ لوگوں نے غیر قانونی 'کیئر ٹیکر' حکومت بنائی، مل بیٹھ کر کھایا پیا اور غیر قانونی طریقے سے نوے دن سے اوپر، آپ لوگوں نے تیرہ مہینوں سے اوپر ٹائم گزارا، کسی نے Condemn نہیں کیا، مل بیٹھ کر کھایا پیا۔ جناب سپیکر، اس طرح سے جمہوری نظام مضبوط نہیں ہوتے، زبانی کلامی کہنے سے جمہوریت کا چیمپئن تو بندہ بن جاتا ہے لیکن قول و فعل میں تضاد جو ہوتا ہے، آج الحمد للہ عوام باشعور ہیں، آج سوشل میڈیا کا دور ہے، کوئی کسی سے فراڈ نہیں کر سکتا، آج الحمد للہ جس طرح سے 8 فروری کو الحمد للہ دو تہائی اکثریت پی ٹی آئی کو تین چوتھائی اکثریت ہمارے کے پی میں ملی، حالانکہ فارم سینتالیس والوں نے ہماری کافی چودہ پندرہ سیٹ انہوں نے چھینیں، اس کے باوجود ہمیں الحمد للہ دو تہائی اکثریت دو سو سے اوپر سیٹیں فیڈرل گورنمنٹ میں بھی ملیں۔ اس کے علاوہ الحمد للہ ہمیں سندھ کی گورنمنٹ میں بھی ٹھیک ٹھاک میجارٹی ملی لیکن انہوں نے ہم سے وہ چھینی، انہوں نے Condemn تک نہیں کیا،

مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر آج ہمارے فاضل دوست اس چیز کو Condemn کر لیتے کہ جو جمہوریت کا قتل ہوا ہے، ہسٹری میں آپ نہیں جائیں، پچاس ساٹھ، ستر اور چھپن سال پیچھے آپ نہیں جائیں، اب Recent ایک دو سال کی آپ بات کریں، آپ 8 فروری کی بات کریں جس پہ شب خون مارا گیا، جمہوریت پہ شب خون مارا گیا، آپ اس چیز کو Condemn کریں، آپ قہقہے کرتے، میڈیا پہ بیٹھ بیٹھ کر الیکشن کمیشن کی طرف سے جو زیادتی کی گئی، ہماری مخصوص نشستیں جو ہمیں ملنی تھیں، پہلے Symbol کے دن ہم سے Symbol چھینا گیا، ہمیں آزاد چھوڑا گیا، ہمیں اپنے اللہ کے رحم وکرم پہ چھوڑا گیا لیکن الحمدللہ میں اکثر کہتا ہوں، جس کا یقین لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر ہوتا ہے، پھر اللہ ان کو ان شاءاللہ گرانے نہیں دیتا، الحمدللہ اللہ نے ہمیں نہیں گرایا۔ جناب سپیکر، الیکشن کمیشن نے جو زیادتیاں کیں، مخصوص نشستیں ہم سے چھینیں، انہوں نے بڑے قہقہے اٹھائے، انہوں نے بڑی میٹھائیاں تقسیم کیں لیکن الحمدللہ اللہ الحق ہے، ہمیں واپس اپنا حق مل چکا ہے اور Law and Order کی یہ بات کرتے ہیں۔ آخر میں Conclude کرنا چاہتا ہوں، جس طرح کے ابھی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ On record پہ بیانات دیئے گئے کہ دہشت گردی KPK کی طرف سے ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آج اس طرح ہے، اس کو آج Conclude نہ کریں، اس کو ہم آگے Continue کریں گے، میرا ادل یہ تھا کہ آپ لوگ بات چیت کر لیں تو میں IGP کو بھی یہاں بلاؤں، پھر In house آپ کے لئے بریفنگ بھی رکھوں، جس میں IGP بھی ہوں اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی ہو تاکہ دیکھیں، یہ جو ایشوز ہیں ناں، روز حکومتی بنچوں کی طرف سے یہ تو ایک بدمزگی ہو گئی، اسے ملک صاحب، میں نے وارننگ بھی جاری کر دی ہے اپوزیشن لیڈر صاحب کو، سب نے Apology بھی کر لی، اس کے لئے Lenient view میں اسے ہم نے اس سے Remaining جو ٹائم تھا، وہ میں نے اس سے کہا کہ اسے لے جائیں، Remaining time اس سے پہلے کہ Sergeant At Arms اسے باہر نکالے، ٹھیک ہیں ناں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: سر، حقیت یہ ہے کہ وہ مجھے گالی دیتے تو میں برداشت کرتا تھا۔

جناب سپیکر: سن لیں، ملک صاحب، بہت جذباتی نہ ہونا، اس کا کوئی حل نہیں ہے، میرے پاس اور کیا حل ہے، میں تو کسی کو پھانسی نہیں لگا سکتا یہاں پہ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، میں اب تک کے لئے اپنی بات Conclude کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ Law and Order کا جو یہ سب کچھ ہو رہا ہے ہمارے KP میں، مجھے یہ ساختشانہ لگ رہا ہے، اس بیان کے اوپر جو کہ ہمارے ڈینٹونک صاحب نے ادھر سے دیا تھا فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، ایک بیانیہ بنانے کی کوشش کی تھی کہ KPK کی طرف سے دہشتگردی ہو رہی ہے، یہ لوگ دہشتگرد ہیں اور پورے ملک میں ان کی طرف سے امن خراب ہے، حالانکہ ان کو شرم آنی چاہیئے، وجہ یہ ہے کہ میرے لوگ، میرے صوبے کے لوگ پچھلے پینتالیس سال سے قربانیاں دے رہے ہیں، اس ملک کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، ہمارے ملک کا جو Sensitive محل وقوع ہے، ہم اس سے بخوبی آگاہ ہیں، ہمارے دشمن بہت زیادہ ہیں، اس ملک کے امن کے دشمن بہت زیادہ ہیں لیکن فیڈرل کی طرف سے، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اگر اس طرح کے بیانات آئیں گے تو ہمیں بڑا دکھ ہوگا۔ جناب سپیکر،

ایک لاکھ سے اوپر شہادتیں اور جانی اور مالی قربانیاں، میرے لوگ بے گھر ہوئے، بے عزت ہوئے ہیں، وہ نقل مکانیاں انہوں نے کی ہیں، کروڑوں نہیں، لاکھوں نہیں، اربوں نہیں، کھربوں روپے لوگوں کے Individually نقصان ہوئے ہیں، گورنمنٹ اوپر سے ان کو، ابھی بھی آپ چلے جائیں میرے اورکزئی ایجنسی، اورکزئی ڈسٹرکٹ میں، وہاں پہ ہمارے قبائلی لوگ جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہتے تھے، ان کے بڑے بڑے گھر تھے، آپ یقین کریں وہ آج بھی ملبے کے ڈھیر آپ کو نظر آئیں گے، یہ اوپر سے فیڈرل کی طرف سے وہ تین تین، چار لاکھ روپے تھما دیتے ہیں، میں آپ کو یہی یقین سے کہتا ہوں کہ اس چار ساڑھے چار لاکھ روپے میں آپ اس جگہ کا ملبہ بھی اٹھا نہیں سکتے، تو یہ گھر بنانے کے لئے یہ Compensation دے رہے ہیں جو کہ بڑا شرمناک ہے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے جو الزامات لگائے گئے ہمارے لوگوں کے اوپر، ہماری طرف سے ایک مضبوط آواز جانی چاہیئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ Law and Order کا جو یہاں پہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، یہ ایک مذموم سازش ہے، یہ بیانیہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، الحمدللہ جس طرح کہ میرے لیڈر نے بارہا یہ Clearify کیا، اس دفعہ بھی Clearify کیا کہ آپریشن کسی مسئلے کا حل نہیں، نہ ہم آپریشن کرنے دیں گے، اپنے لوگوں کے اوپر، نہ اپنے لوگوں کو بے عزت مزید کرنے دیں گے، ہم ان شاءاللہ (تالیاں) جناب سپیکر، میرا وزیراعلیٰ صاحب بھی بڑا Categorically clear کر چکا کہ نہ ہم آپریشن کرنے دیں گے، ان شاءاللہ ہماری پولیس Law enforcement agencies وہ Well equipped ہیں، ابھی بھی الحمدللہ سات ارب سے اوپر ہم ان کے لئے Equipments، بلٹ پروف جیکٹس، بلٹ پروف گاڑیاں، بلٹ پروف، بم پروف گاڑیاں، وہ ہم Provide کر چکے ہیں، ان شاءاللہ ہم کسی کو اپنے علاقے کا امن خراب نہیں کرنے دیں گے۔ آخر میں ایک وقت وہ بھی تھا، جب پولیس کے لئے بلٹ پروف جیکٹس خریدے جاتے تھے لیکن بدقسمتی سے ان بلٹ پروف جیکٹس میں گولیاں پار ہوتی تھیں، میرے پولیس کے جوان جو تھے وہ شہید ہوا کرتے تھے لیکن الحمدللہ 2013ء کے بعد اس علاقے میں ہماری مٹی میں یہاں پہ امن وامان آیا، اس کے بعد الحمدللہ جس طرح کہ میرے خان نے فیڈرل گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے تمام Financial crunches ہوتے ہوئے اس کے باوجود ایک بہترین طریقے سے Perform کیا، جس کو پوری International community نے سراہا لیکن بدقسمتی سے ان لوگوں نے جس کے اشاروں کے اوپر اس ہنستے بستے ملک اور Economy جس کا پہیہ چل گیا تھا، الحمدللہ وہ انہوں نے بے عزتی کے اوپر، بے غیرتی کے اوپر خرید وفروخت کر کے ایم این ایز کو اور ان کی Loyalty انہوں نے چینج کی اور حکومتیں گرائیں، پھر اس کے بعد اس ملک کے ساتھ کیا ہوا؟ وہ ہم سب نے دیکھا، پھر Law and Order کا مسئلہ بھی بنا، پھر غیر قانونی 'کیئر ٹیکر' بھی چلا، ان شاءاللہ اس دفعہ دوبارہ ہمیں Mandate ملا ہے، ان شاءاللہ میرا یہ پورا پورا یقین ہے کہ ہم یہاں پہ امن بحال کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ فیڈرل گورنمنٹ بھی ان شاءاللہ میرا پورا یقین ہے، جس طرح کہ ان کو تکلیف ہوتی ہے فارم سینتالیس کہلوانے کے اوپر، تو یہ گھبراہٹ کا شکار ہیں، ان شاءاللہ ہماری سیٹیں Reverse ہونگی، ہمیں اپنا Mandate ملے گا، عدالتیں ان شاءاللہ انصاف کریں گی، ان شاءاللہ عدالتیں ان کے ظلم وستم کے

آگے ڈٹ کر کھڑی ہیں، ان شاءاللہ ہمیں اپنا حق ملے گا، میں یہ دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ بہت Near future میں ان شاءاللہ عمران خان ایک دفعہ پھر اس ملک خداداد کے وزیر اعظم کے کرسی پہ ہونگے۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آج کے اس واقعے پہ اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن کے مختلف پارٹیز لیڈرز کی طرف سے Excuse کے بعد ہم نے اقبال وزیر کو Warn کیا اور Proper warning اسے دی ہے۔ میں نے اپوزیشن لیڈر صاحب سے کہا کہ اس سے پہلے کہ Sergeant At Arms سے میں کہوں کہ اسے آپ ہال سے باہر نکال دیں، آپ اسے لے جائیں۔ ملک لیاقت صاحب، اگر دوسری مرتبہ وہ کوئی ایسی، دیکھیں میں نے اپنے قاعدے کے تحت چلنا ہے، عرض سن لیں، ہم یہی کر سکتے تھے کہ اس وقت میں Rule 227 کے تحت اسے میں نے باہر بھیجا، Sergeant At Arms کی بجائے میں نے اپوزیشن لیڈر کو کہا کہ اسے باہر لے جائیں، دیکھیں، میں چاہتا ہوں کہ ڈسپلن برقرار رہے، کسی ایک آدمی کی یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کی تمام اپوزیشن نے Excuse کیا، کیا چاہتے ہیں آپ؟ یہاں کوئی پھانسی دینے کا کوئی عمل نہیں ہو سکتا کسی کو ناں، اس کو ہم نے باہر نکال دیا، اس کو Warn کر دیا ہے جو قانون مجھے اجازت دیتا ہے، آپ کوئی دوسرا قانون نکال کر دکھادیں تو میں اسے وہ سزا سنا دیتا ہوں، چلو آپ کی مرضی ہے۔

The sitting is adjourned till 11:00 am, Monday, the 5th August, 2024.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 05 اگست 2024ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)